بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 45

۷ تا ۱۳ شعبان ۱۴۳۵ھ 6 تا 12 جون 2014ء

شمارہ: 23

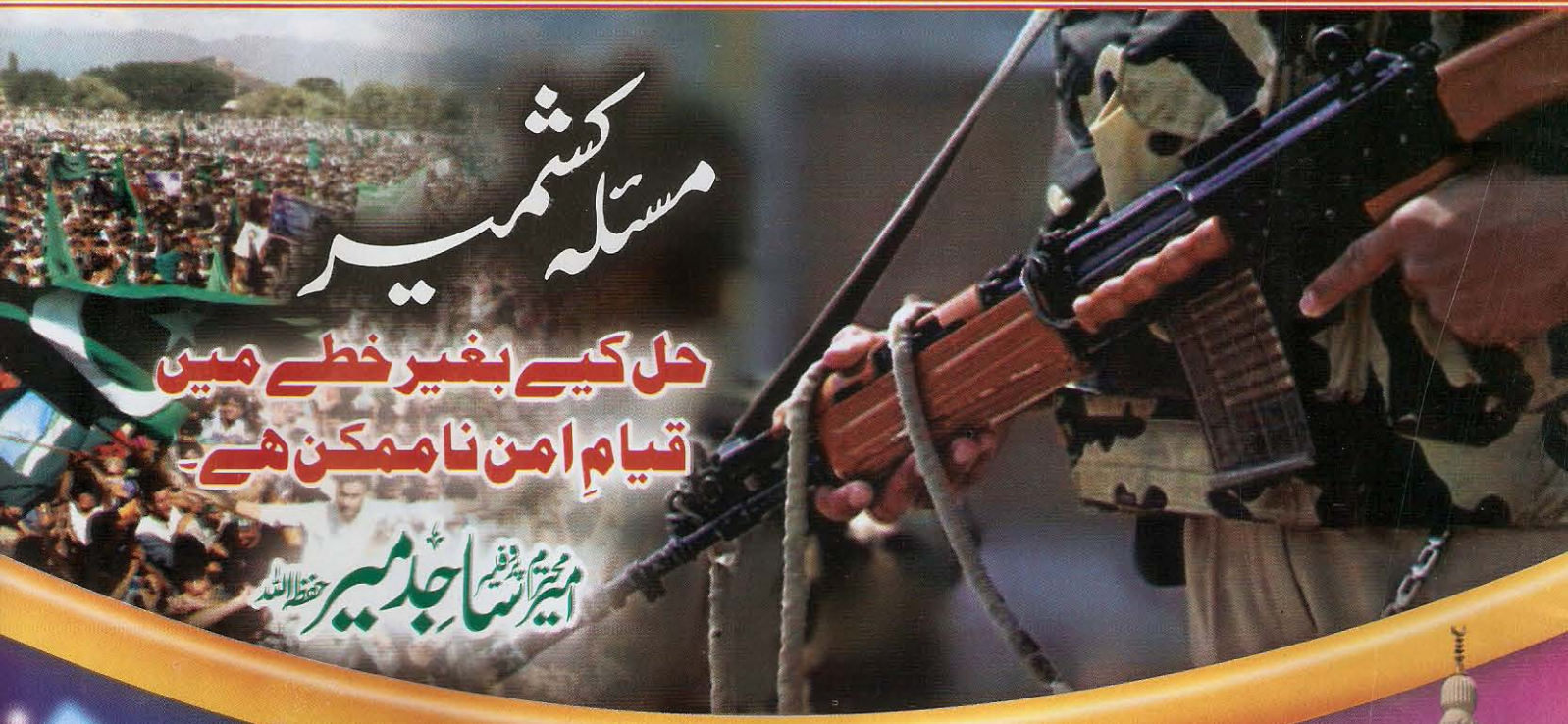

مسئلہ کشمیر

حل کیے بغیر خطے میں قیامِ امن ناممکن ہے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں؟

اعمال کی قبولیت کن شرائط پر؟

نمازِ قصر مدت و مسافت ایک نظر میں!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- صفاتِ باری تعالیٰ.....؟؟
- مسنون دعا میں اضافہ.....؟؟
- سجدہ میں جانے کی کیفیت.....؟؟

درس قرآن

پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

سبب ہلاک امم

﴿وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا۟ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَٰهَا تَدْمِيرًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۶)

''اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس بستی کے خوشحال لوگوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں لیکن وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔''

سنت الٰہی ہے کہ انسانوں کو ان کی بری روش پر مہلت دی جاتی ہے پھر اگر وہ بار بار کی نصیحت اور تنبیہ کے باوجود اپنے معاندانہ رویہ سے باز نہ آئیں تو اللہ کی طرف سے آزمائش اور اس کا عذاب ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اسی بات کی طرف اس آیت مبارکہ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں اور اصحاب اقتدار کو اپنی اطاعت میں آنے اور توحید الٰہی کو اپنانے اور رسول خدا کے نقش قدم پر چلنے کا حکم فرماتے ہیں لیکن اس نصیحت اور تذکیر کے باوجود اگر وہ شیطان کے رستے کو ترک نہیں کرتے اور خواہشات نفس کی پیروی میں فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کے بازار کو عام کیے رکھتے ہیں تو ان کے ساتھ ساتھ تمام اہل علاقہ کو بھی مبتلاء آزمائش کر دیا جائے گا۔ یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ حکمرانوں کی بے راہ روی اور کافرانہ و مشرکانہ طرز عمل کی سزا عام مسلمانوں کو کیوں؟ کیونکہ امراء کی عادات و اطوار کو رعایا نے بھی اپنایا جبکہ چاہیے تو یہ تھا کہ عوام الناس اپنے حکمرانوں کی عیاشیوں اور فسق و فجور پر ان کو تنبیہ کرتے اور ان کے غیر اسلامی رویوں کو رد کرتے لیکن اس کے برعکس وہ بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔

﴿وَقَالُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا﴾ (الاحزاب:۶۷)

''اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔''

﴿وَبَرَزُوا۟ لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ ٱلضُّعَفَٰٓؤُا۟ لِلَّذِينَ ٱسْتَكْبَرُوٓا۟ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ﴾ (ابراھیم:۲۱)

''سب کے سب اللہ کے روبرو کھڑے ہوں گے اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں (امراء) سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع فرماں تھے اب کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب میں تخفیف کروا سکتے ہو؟''

''اور جبکہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ متکبرین سے (جن کے وہ تابع تھے) کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟'' (غافر:۴۷)

آج مسلمان حکمرانوں کو خصوصاً اور عوام الناس کو عموماً اغیار کی مادیت پرستانہ تہذیب و ثقافت سے نکل کر اللہ کی اطاعت اور نبی کی فرمانبرداری میں آجانا چاہیے۔ یہی ایک راستہ ہے جو مسلمانوں کو کھویا ہوا وقار واپس دلا سکتا ہے۔ جبکہ اس فتنہ اور عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

درس حدیث

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اذان اور تکبیر

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ امر بلالا ((ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة)) اخرجه النسائی وهو متفق علیه لکن بلفظ ''اُمِرَ بِلَالٌ''

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ اذان دوہری کہے اور اقامت اکہری کہے اس حدیث کو امام نسائیؒ نے بیان کیا لیکن بخاری مسلم میں الفاظ یہ ہیں ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا۔''

اذان کا مطلب پکارنا ہے اور اس کا مقصد نماز کیلئے بلانا ہے۔ اذان مدینہ منورہ میں ہجرت کے پہلے سال میں شروع ہوئی جو اذان رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو سکھائی وہ اللہ اکبر سے شروع ہوئی اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہو جاتی تھی۔ اذان سے قبل یا درمیان میں یا اذان کے بعد کچھ کلمات کا اضافہ صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ پیش کردہ حدیث میں بیان ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دوہری یعنی ہر کلمہ کو دو دو بار ادا کریں اور تکبیر اکہری کہیں یعنی ہر کلمہ کو ایک ایک بار کہیں مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھیں۔ آپ ﷺ کے زمانے میں یہی معمول رہا ہاں البتہ رسول اللہ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو جو اذان سکھلائی اس میں شہادتین کو دہرانے کا حکم دیا اس اذان کو اذان ترجیع کہا جاتا ہے یعنی جب اذان ترجیع کے ساتھ ہوگی تو تکبیر دوہری پڑھی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان ترجیع سے دیتے اور آپ ﷺ کے ہی حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بغیر ترجیع کے اذان دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اذان ترجیع کے ۱۹ کلمات اور تکبیر کے ۱۷ کلمات سکھائے۔ ترجیع اذان دینا جائز ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو خود سکھلائی۔ ترجیع اذان کا طریقہ بھی خود رسول اکرم ﷺ نے سکھایا کہ اذان معمول کے مطابق کہی جائے۔ اشهد ان محمدا رسول الله کہنے کے بعد دوبارہ نسبتاً بلند آواز سے اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله کہے اور باقی اذان معمول کے مطابق مکمل کرے اس طرح ۱۹ کلمات بنتے ہیں۔ ترجیع والی اذان کی تکبیر ۱۷ کلمات کے ساتھ یعنی دوہری تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ، قد قامت الصلوٰۃ پڑھے لیکن اگر اذان ترجیع کے بغیر ہے تو تکبیر کے کلمات سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے اکہرے پڑھے جائیں گے۔ فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے اگر مؤذن بھول جائے تو دوبارہ اذان کہنے کی ضرورت نہیں۔ مؤذن کو خوش الحان اور بلند آواز والا ہونا چاہیے اور وقت کی پابندی کرنے والا ہو جو اذان کہے اسی کا حق ہے کہ وہ تکبیر بھی کہے اس کی اجازت کے سوا کسی اور کو تکبیر نہیں کہنا چاہیے۔

انسان کا مقصدِ حیات.....؟

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ ایٹم اور ترقی کا دور شمار ہوتا ہے۔ انسان کل جن چیزوں کا قائل نہ تھا، آج ان کا موجد ہے۔ کل جن امور کو محال تصور کیا جاتا تھا آج وہ وقوع پذیر ہیں۔ ترقی کی اس برق رفتاری نے زمانے کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ کل ہم غیر ممالک کی خبریں معلوم کرنے کے لئے کئی گھنٹے انتظار کیا کرتے تھے۔ آج دنیا کے کسی بھی گوشے کی خبر معلوم کرنے کے لئے گھنٹوں کا نہیں، صرف چند لمحوں کے انتظار کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج ہم دور دراز ملکوں کے واقعات و حالات اس طرح جان لیتے ہیں کہ گویا ہمارے سامنے رونما ہو رہے ہیں۔ دراصل رسل و رسائل اور الیکٹرانک میڈیا کے ترقی یافتہ وسائل نے دنیا کی طنابیں کھینچ کر رکھ دی ہیں اور دنیا ایک گلوبل ویلج کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ہم سفر میں ہوں یا حضر میں، دنیا کے سیاسی و معاشی اور دیگر حالات سے بے خبر نہیں ہوتے۔ اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید انسان کی زندگی کا مقصد و محور یہی ہے کہ وہ رفتار زمانہ پر گہری نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات زندگی کے لئے سرگرم عمل رہے۔ بہرحال زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ آپ واقعات سے بے خبر رہیں یا حالات حاضرہ پر نقد و تبصرہ نہ کریں اور ہمارا نقطہ نظر یہ بھی نہیں کہ آپ زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی نہ کریں اور معاشی ترقی کے لئے اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار نہ لائیں۔ یہ تمام چیزیں اپنے مقام پر درست سہی لیکن ہم پوری دنیا کی خبروں سے باخبر انسانوں سے یہ پوچھنے کا حق ضرور رکھتے ہیں کہ آپ اپنی ذات و صفات کے بارے میں کیا جانتے ہیں کہ آپ کا مقصد حیات کیا ہے؟ حقوق و فرائض کیا ہیں؟؟ آپ اپنی ساری قوتِ فکر دوسروں کے حالات معلوم کرنے پر صرف کر رہے ہیں۔ کبھی اپنی ذات اور زندگی کی غرض و غایت پر بھی غور کیا ہے؟ درحقیقت انسان کی ہستی بھی بیش بہا معلومات کی ایک کتاب ہے جس کے مطالعہ سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں۔ قرآن مجید نے انسان کو اپنی کتاب زیست کے مطالعہ کی دعوت دی ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ان سطور سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ انسان کو اس کے مقصدِ حیات کی طرف توجہ مبذول کروائی جائے' جس کو وہ فراموش کر چکا ہے اور اس نے مقدم چیز کو مؤخر کر دیا ہے اور کسی چیز کو اس کے حقیقی مقام سے ہٹا دینا ہی ظلم کہلاتا ہے۔ اس حقیقت سے تو ہر باشعور انسان آگاہ ہے کہ خالق کائنات نے دنیا کی ہر چیز کو بامقصد پیدا کیا ہے۔ تو پھر یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس نے انسان کو بلامقصد پیدا کیا ہو اور اس کی تخلیق کوئی ارفع و اعلیٰ مقصد نہ رکھتی ہو۔ تخلیق انسان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے خوبصورت سانچے میں ڈھالا اور کیسی کچھ قوتیں اور ظاہری و باطنی خوبیاں اس کے وجود میں جمع کی ہیں کہ اگر یہ اپنی فطرت سلیم کے مطابق ترقی کرے تو فرشتوں سے گوئے سبقت لے جائے، بلکہ مسجود ملائکہ بنے۔ جب انسان کی تخلیق اس قدر بلند و بالا ہے تو اس کا مقصد تخلیق بھی اتنا ہی عظیم ہے۔ قرآن مجید نے بتایا ہے کہ انسان کا مقصد حیات اپنے خالق کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ﴾ ''ہم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔''

جب عبادت خداوندی انسان کی زندگی کا مقصد ٹھہرا تو پھر انسان کی خوش بختی اسی میں ہے کہ وہ اس مقصد کے تحت اپنی زندگی کے شب و روز بسر کرے۔ اگر وہ اپنے مقصد حیات سے اعراض کرے گا تو دارین میں اس کے لئے سراسر خسارہ ہے۔

کائنات پر نظر دوڑانے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کائنات کی تمام چیزیں اپنی فطرت کے مطابق سرگرم عمل اور وہ خالق کائنات کی مطیع و فرمانبردار ہیں۔ وہ انسان ہی ہے جس نے اپنے مقصد حیات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور مقصدِ زندگی کو چھوڑ کر صرف ضروریات زندگی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ اسی وجہ سے وہ طرح طرح کی مشکلات، مصائب و آلام کا شکار ہے۔ اگر دنیائے انسانیت فلاح دارین کی متمنی ہے تو اسے اپنے مقصد حیات کی طرف لوٹنا ہوگا اور اپنی ہستی پر غور و فکر کرنا ہوگا۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
منحوس کی حقیقت (خطبہ حرم)	6
قبولیت اعمال کی شرائط	8
نماز قصر کی مسافت کی تحقیق	10
اخبار الحدیث امرتسر میں قادیانی مشن	12
نماز.....تحفہ معراج	15
تصور جامعہ سلفیہ..... ایک تاریخی حقیقت	16
پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں	18
یادِ رفتگان (مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ)	20
مرکزی جمعیت کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا	21
مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی روداد	22
دشمنان دین پر بھاری..... امام بخاریؒ	25
اخبار الجماعۃ	26

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

آغا صادق نے خوب کہا ہے۔

ہم نے مانا کہ ستاروں پہ کمندیں ڈالیں
اپنی ہستی کا بھی ادراک ہوا ہے کہ نہیں؟

یاد رہے کہ انسان کی زندگی بڑی قیمتی ہے اور تیزی سے گزرنے والی عمر کا ایک ایک لمحہ اگر اللہ کی بندگی اور اس کے ذکر میں گزر جائے تو یقین کیجئے کہ یہ ہر لمحہ ہمارے دلکش کردار کی تعمیر کرے گا جو اسلام کو مقصود ہے، اگر خدانخواستہ اللہ سے بغاوت میں گزرے تو یہ مکروہ کردار جہنم میں لے جائے گا۔ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہوگی کہ اگر انسان کی زندگی کا ہر لمحہ اتباع رسول ﷺ کے سانچے میں ڈھل جائے تو پھر جنت انسان کی منتظر ہوگی اور بندگان خدا کی نظر میں بھی اس کی وقعت وعظمت ہوگی۔ حالی نے خوب کہا ہے ۔

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

سچی بات یہ ہے کہ انسانیت اسلام کی آغوش میں پنپ سکتی ہے اور سکون و راحت اور امن وسلامتی سے ہمکنار ہوسکتی ہے۔ لہٰذا انسانوں کو اسلام کے دامن رحمت میں آ جانا چاہیے کیونکہ اسلام ہی دارین میں کامیابی کا ضامن ہے۔

امن و استحکام کا راستہ مسئلہ کشمیر کے حل سے گزرتا ہے۔ دیرینہ تنازعات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

بھارت کے ساتھ تجارت میں اضافہ اور دوستی مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر ناممکن ہیں، اقوام متحدہ کی قراردادوں پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔
گلگت بلتستان کے دورے پر روانگی سے قبل گفتگو

27 مئی 2014 ، لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاک بھارت وزرائے اعظم کی ملاقات میں خطے میں امن کی خواہش کا اظہار خوش آئند ہے تاہم ،امن کا راستہ کشمیر سے ہو کر گزرتا ہے، گلگت بلتستان کے چار روزہ تنظیمی دورے پر روانگی سے قبل میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بھارت کے ساتھ تجارت اور دوستی مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر ناممکن ہیں، اقوام متحدہ کی قراردادوں پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے، چائنہ بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کا حل چاہتا ہے ۔کشمیر برصغیر کی تقسیم کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ اسے مشرق وسطیٰ کی تحریکوں کی طرح اہمیت ملنی چاہئے۔ کشمیری نوجوان کنٹریوں سے سات لاکھ بھارتی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دیرینہ تنازعات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، پاکستان اور بھارت کو اپنے عوام کی غربت اور بنیادی مسائل کو کم کرنے کے لئے ماضی کے مشکلات کو ختم کرنے اور دوطرفہ اعتماد سازی کے فروغ کی ضرورت ہے ۔انہوں نے پاک بھارت اعتماد سازی کے فروغ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلقات میں بہتری اس وقت ممکن ہے جب دونوں ممالک میں اعتماد کی فضاء موجود ہو۔انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کو باہمی مسائل افہام وتفہیم سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں کہا کہ جنوبی ایشیاء میں امن کے بغیر تجارت فروغ نہیں پا سکتا۔امن و استحکام کا راستہ مسئلہ کشمیر کے حل سے گزرتا ہے۔اس لئے اس مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اسٹیبلشمنٹ سے خیرات لے کر سیاست کرنے والوں کا اب کوئی مستقبل نہیں۔ عمران خاں کو احساس ہی نہیں کہ وہ کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ انہیں اپنی شکایت کے لیے عدالتوں اور ٹریبونل کا رخ کرنا چاہیے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

25 مئی 2014ء لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران خاں کو احساس ہی نہیں کہ وہ کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔انہیں اپنی شکایت کے لیے عدالتوں اور ٹریبونل کا رخ کرنا چاہیے۔جمہوری نظام کو مستحکم بنانے کی ضرورت ہے جو لوگ عدم استحکام پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں وہ انکے نتائج سے بے خبر ہیں۔اب گولی اور گالی کا نہیں دلیل کا زمانہ ہے۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کراچی کے تنظیمی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ قوم میں اس وقت یکجہتی کی شدید ضرورت ہے۔سیاسی ومذہبی قوتوں کو جمہوریت کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔پاک فوج قومی فوج ہے کوئی جماعت یا فرقہ اسے متنازعہ نہ بنائے۔اسٹیبلشمنٹ سے خیرات لے کر سیاست کرنے والوں کا اب کوئی مستقبل نہیں۔عوام مسترد شدہ بہروپیوں کی چالوں میں نہیں آئیں گے۔اقتدار کے سارے چور دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اب وہی جیتے گا جو عوام کی خدمت کرے گا۔انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ ہمارے اختلافات بڑے واضح اور اصولی ہیں ۔کشمیر اور پانی کے مسائل حل کیے بغیر پاک بھارت دوستی نہیں ہوسکتی۔ پاکستان کے نے ہمیشہ خیر سگالی کے جذبات دکھائے مگر جواب میں بھارت نے کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ بھارت میں مسلم اقلیتوں پر ڈھایا جانے والا ظلم تاریخ کا سیاہ باب ہے۔نومنتخب بھارتی وزیراعظم کو اپنے عزائم بدلنا ہوں گے۔

میڈیا سیل:106 راوی روڈ لاہور 04237729933.37720556

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

صفات باری تعالیٰ

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت آدم کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا، اس آیت کریمہ کا کیا مفہوم ہے، وضاحت کریں؟؟

جواب اس آیت کا سیاق وسباق یوں ہے کہ جب ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اسے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا۔'' (سورۃ ص: ۷۵)

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو ''کن'' کہہ کر پیدا کیا لیکن آدم کے خمیر کو اپنے ہاتھوں سے گوندھا، پھر اس کا پتلا بنا کر اس کی نوک پلک کو ٹھیک کیا، اس کے بعد اپنی طرف سے اس میں روح پھونک کر اسے جیتا جاگتا انسان بنایا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے اعزاز واکرام میں اسے سجدہ کرو، ابلیس کے علاوہ تمام فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے حضرت آدم کو سجدہ کیا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے حکم عدولی کا جواب طلب کیا جس کا ذکر مذکورہ آیت میں ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں' کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں' اور اس کی تاویل کرتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے' جبکہ یہ معنی آیت کے سیاق وسباق کے خلاف ہے کیونکہ یہ معنی کرنے سے آدم کی کوئی برتری ثابت نہیں ہوتی جس کی بناء پر اسے لائق سجدہ ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ کائنات کی تمام چیزیں اللہ کی قدرت کا شاہکار ہیں' اگر آدم بھی اللہ کی قدرت سے پیدا ہوا ہے تو اس میں اس کی کیا فضیلت ہے۔ جو لوگ اللہ کی اس صفت کا انکار کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم اللہ کے ہاتھ مان لیں تو وہ ہمارے جیسا ہو جائے گا حالانکہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں، لیکن لوگوں کی یہ بات درست نہیں کیونکہ یہ تو اس وقت ہوگا جب ہم اللہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں جیسا تسلیم کریں۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ ہیں لیکن ہمارے ہاتھوں جیسے نہیں بلکہ ایسے ہیں جیسے اس کی شان کے شایان ہیں، یہ معنی کرنے سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور ہم بھی موجود ہیں، کیا ہمارے موجود ہونے سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کر دیا جائے گا کہ اس سے مشابہت لازم آتی ہے، اللہ کی ذات بھی بے مثل ہے اور اس کی صفات بھی بے مثل ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس طرح کے شبہات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں یا پھر تاویل کا سہارا لیتے ہیں۔ جبکہ اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود، اس کا چہرہ اور اس کے ہاتھ ہیں لیکن ہمارے جیسے نہیں بلکہ ایسے ہیں جیسے اس کی شان کے شایان ہیں، اس کا انکار یا تاویل بدترین الحاد ہے جس کی قرآن میں تردید کی گئی ہے۔ (دیکھئے سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۰) اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

دعا میں اضافہ

سوال سعودیہ میں اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دوران نماز رکوع کے بعد جب اٹھتے ہیں تو دعا میں ربنا ولك الحمد کے بعد والشكر کا لفظ بڑھا دیتے ہیں، کیا دعا ماثورہ میں اس قسم کا اضافہ جائز ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیا جائے؟؟

جواب رسول اللہ ﷺ سے منقول دعاؤں یا اذکار میں ترمیم واضافہ درست نہیں۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سوتے وقت پڑھنے کیلئے ایک دعا کی تعلیم دی، جس میں یہ الفاظ تھے: ((آمنت بكتابك الذى انزلت ونبيك الذى ارسلت))

''میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس نبی کو مانا جسے تو نے بھیجا۔''

میں نے اسے یاد کر لیا، جب اسے دوبارہ سنایا تو ''نبیک'' کے بجائے ''رسولک'' کے الفاظ پڑھ دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس تبدیلی سے منع کرتے ہوئے فرمایا: نہیں' نہیں وہی الفاظ پڑھو جس کی میں نے تمہیں تعلیم دی تھی یعنی رسولك کے بجائے نبيك ہی پڑھو۔ (بخاری' الوضوء: ۲۴۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذکار وادعیہ میں ترمیم واضافہ کرنا شرعاً درست نہیں۔ اس لئے نمازی جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو وہی دعا پڑھے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے، اپنی طرف سے اس میں ''والشکر'' کا اضافہ نہ کرے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ سے چار طرح کے الفاظ منقول ہیں: ① ربنا ولك الحمد، ② ربنا لك الحمد، ③ اللهم ربنا ولك الحمد، ④ اللهم ربنا لك الحمد.

رکوع کے بعد سر اٹھا کر مذکورہ بالا چار صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرے، ان میں والشکر کے الفاظ کسی حدیث میں نہیں آئے۔ اس بناء پر ہمارا رجحان یہ ہے کہ اس

مقام پر اپنی طرف سے کسی لفظ کا اضافہ کرنے کے بجائے صرف انہی الفاظ پر اکتفاء کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، اسی میں خیر و برکت اور ثواب کی امید کی جاسکتی ہے۔ اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی تعلیم فرمودہ دعا یا ذکر میں اضافہ کر کے ثواب کی امید رکھنا عبث ہے، ہمیں اذکار و دعاؤں میں اس پہلو کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اس کے متعلق ہمیں باز پرس ہو۔ (واللہ اعلم)

سجدہ میں جانے کی کیفیت

سوال سجدہ میں جاتے ہوئے نمازی کو زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے چاہئیں یا ہاتھ قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا حکم ہے، وضاحت کریں؟؟

جواب سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے، اس سلسلہ میں دونوں طرح کی احادیث منقول ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۸۳۸)

نیز عقلی طور پر جو عضو زمین کے زیادہ قریب ہے وہ پہلے لگنا چاہیے اور جو دور ہے اسے بعد میں زمین پر رکھا جائے، اس لئے نقل و عقل کا تقاضا ہے کہ سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں جائیں۔ ہمارے ہاں اہل کوفہ کا اسی پر عمل ہے جبکہ محدثین کا موقف ہے کہ اس موقع پر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے جائیں۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی سجدہ کرنے لگے تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔'' (مسند امام احمد ص ۳۸۱ ج ۴)

اس روایت میں صراحت ہے کہ سجدہ کرتے وقت ہاتھ پہلے رکھے جائیں، ایسا کرنا فطرت انسانیہ کے عین مطابق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارے کیلئے ہاتھ دیئے ہیں، لیکن جانور اس سے محروم ہیں۔ اس بناء پر وہ سہارے کے بغیر ہی اٹھتے بیٹھتے ہیں بلکہ سب کام ہاتھوں کے بغیر کرتے ہیں کھانا پینا وغیرہ، مگر انسان جب اپنے ہاتھوں کا استعمال نہیں کرے گا تو جانوروں سے مشابہت ہو جائے گی۔ مذکورہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ وہ ہاتھوں کا سہارا لئے بغیر بیٹھتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے، اگر دوران نماز گھٹنے پہلے رکھے جائیں تو ہاتھوں کا سہارا نہ ہونے کی وجہ سے گھٹنے اونٹ کی طرح زمین پر ٹکیں گے، اس کی حدیث میں ممانعت ہے۔ علاوہ ازیں عمر رسید بوڑھوں کیلئے ایسا کرنا مشکل بھی ہے اور انہیں چوٹ لگنے یا گرنے کا خطرہ بھی رہتا ہے، اس بناء پر عقل و نقل کے مطابق پہلے ہاتھ اور بعد میں گھٹنے زمین پر رکھے جائیں۔ واضح رہے کہ اونٹ کے گھٹنے اگلے پاؤں میں ہوتے ہیں اور وہ سیدھا گھٹنوں پر بیٹھتا ہے، اس لئے اس کا حدیث میں خاص ذکر ہے اور اس کی مشابہت سے روکا گیا ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی نقل کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے۔ (صحیح بخاری، الاذان، باب نمبر: ۱۲۸) حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسی عمل کو ترجیح دی ہے، عام محدثین کا یہی عمل ہے۔ البتہ امام ابن قیمؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب زاد المعاد میں اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث مقلوب ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مذکورہ حدیث مقلوب نہیں بلکہ محفوظ ہے البتہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس میں شریک قاضی مدلس ہے اور اس نے اپنے استاد سے سماع کی صراحت نہیں کی۔ بہرحال صحیح روایات کے مطابق سجدے میں جاتے ہوئے اونٹ کی مشابہت سے بچتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اونٹ بلکہ تمام حیوانات کے گھٹنے ان کی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور اونٹ جب بیٹھنے کے لئے جھکتا ہے تو پہلے اپنے گھٹنے ہی رکھتا ہے، نمازی کو اس مشابہت سے منع کیا گیا ہے لہٰذا وہ پہلے ہاتھ اور بعد میں اپنے گھٹنے زمین پر رکھے۔ (واللہ اعلم)

نماز کے بعد اللہ اکبر کہنا

سوال عرب ممالک میں نماز کے اختتام پر بآواز بلند اللہ اکبر نہیں کہا جاتا جبکہ ہمارے ہاں سلام پھیرنے کے بعد لوگ اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے ہیں پھر دیگر اذکار کئے جاتے ہیں، اللہ اکبر اونچی آواز سے کہنے کی کیا دلیل ہے؟؟

جواب نماز کے بعد اذکار مسنونہ کے متعلق متعدد روایات کتب حدیث میں مروی ہیں، چنانچہ صحابہ کرام نماز کے بعد اونچی آواز میں ذکر کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بآواز بلند ذکر ہوتا تھا۔'' (بخاری، الاذان: ۸۴۱)

اس حدیث کے آخر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے بآواز بلند ذکر سننے سے معلوم ہو جاتا کہ نماز ختم ہو چکی ہے، آپ اس وقت اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوتے اور صغرسنی کی وجہ سے مسجد میں حاضر نہ ہوتے۔ دوسری روایت میں صراحت ہے کہ اس ذکر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے، چنانچہ وہ خود ہی اس کی مزید وضاحت کرتے ہیں کہ: ''میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو ''اللہ اکبر'' کہنے سے معلوم کر لیتا تھا۔'' (صحیح بخاری، الاذان: ۸۴۲)

بہرحال ہمارے برصغیر میں نماز کے اختتام پر نمازی حضرات انفرادی طور پر اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے ہیں، اس مسنون عمل کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ حدیث ہے، جس پر امام بخاریؒ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''نماز کے بعد ذکر کرنا۔'' (بخاری، الاذان باب نمبر ۱۵۵) اگرچہ عرب ممالک میں سلام کے بعد اونچی آواز سے اللہ اکبر نہیں کہا جاتا۔ (واللہ اعلم)

غمخواری کی صفت

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: میرے اور آپ سب کے لیے کارآمد نصیحت یہی ہے کہ خلوت ہو یا جلوت، غصہ ہو یا رضا مندی، ہر حال میں اللہ کا ڈر اپنایا جائے۔ یہ ایسی عمدہ بات ہے جو اندھیرے میں نور، پیاس میں سیرابی، تنہائی میں اُنس اور سفر میں حدی خواں کا درجہ رکھتی ہے، بلکہ یہ ہر طرح کے ڈر اور غم سے بھی امان کا باعث ہے۔

﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ○ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (الشعراء:۸۸-۸۹)

''جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد۔ بجز اس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لیے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔''

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾

(یونس:۶۲-۶۳)

''سنو! جو اللہ کے دوست ہیں، جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا، ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔''

لوگو! زندگانی کے گہرے سمندروں میں تھپیڑوں کا سامنا کرنے والے اور دنیا کے حقیر اور بے توقیر سامان کو جمع کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے والے لوگ اس بات کے بہت ہی ضرورت مند ہیں کہ دوری کی راہیں چھوڑ کر ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ لاتعلقی کی روش ترک کر کے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور حالات کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے بجائے ایک دوسرے کی مدد کریں۔

عصر حاضر کے لوگ اس بات کے بہت ضرورت مند ہیں کہ مفادات کے بجائے اخلاق کی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور خالی باتوں کے بجائے مالی اور عملی تعاون کی بنیاد پر ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ وہ ضرورت مند ہیں کہ رنگ، جنس، زبان اور ملک کا فرق کیے بغیر ایک دوسرے سے دلی تعلق اور محبت کا ناتا استوار کریں۔

زیادہ واضح لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس بات کی بے پناہ ضرورت ہے کہ اگر مشرق میں بسنے والے کسی آدمی کو چھینک آئے تو مغرب میں رہنے والا اس کی چھینک کا جواب دے، اگر کوئی غریب بیمار ہو تو امیر اس کی تیمارداری کو جائے اور اگر کسی ناتواں پر ظلم ہو تو توانا اس کی مدد کے لیے آگے بڑھے۔

اللہ کے بندو! یہی وہ غمخواری ہے جسے ہر وہ قوم ناگزیر قرار دیتی ہے جو اس کی قدر و قیمت سے واقف ہو، اپنی بنیاد کو مضبوط رکھنا چاہتی ہو اور ایک ایسی قوم بننا چاہتی ہو جس کا کوئی بھی حصہ دوسرے سے علیحدہ نہ ہو۔

ہمدردی و غمخواری ایک نہایت ہی گراں قدر احساس ہے جس سے کسی آدمی کے عالی نسب ہونے کا پتا چلتا ہے اور جس معاشرے میں یہ احساس موجود ہو، وہ ایک ہی جسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جس میں باہمی ہمدردی، رحمدلی اور محبت کا چلن عام ہوتا ہے اور وہ معاشرہ خودغرضی اور نفس پروری کی ان عاداتِ بد سے محفوظ ہو جاتا ہے جو اس ایک جسم کو کئی ٹکڑوں میں بکھیر دیتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے کہ ''باہمی محبت، ہمدردی اور الفت میں اہل ایمان کی مثال ایک بدن جیسی ہے کہ جس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو تو سارا بدن بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ایسی قوم جو غمخواری کے وصف سے ناآشنا ہو، کبھی ایک جسم کی حیثیت اختیا رنہیں کر سکتی، وہ کبھی رفعت، سربلندی اور کامرانی کو نہیں چھو سکتی۔ جب صورتِ حال یہ ہو کہ وہ خوشی منانے میں مصروف ہو جب کہ اس کے کچھ افراد اپنی محرومی پر آنسو بہا رہے ہوں، وہ پیٹ بھر رہی ہو لیکن ہمسایہ بھوک سے بلک رہا ہے، وہ سیراب ہو رہی ہو لیکن اس کے قریبی پیاسے ہوں اور وہ خود لباس میں ملبوس ہو لیکن اس کے دینی بھائی لباس سے محروم ہوں۔

صادق و مصدوق ﷺ کا فرمان ہے: ''وہ مومن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو لے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔'' (حاکم)

دلوں کا احساس درد سے عاری ہو جانا ایسی مصیبت ہے جس کی بھڑکتی ہوئی آگ میں اچھی صفات بھسم ہو جاتی ہیں اور باہمی ہمدردی ومحبت کی عادتیں زندہ درگور ہو جاتی ہیں جس کا خمیازہ بلاشبہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر پوری قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔ کیونکہ مثبت معاشرہ وہی ہے جس میں غمخواری کا شجر تناور ہو، ورنہ وہ منفی بنیادوں پر قائم ایک جامد معاشرہ ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آدمی کے لیے اپنے نفس کو عمدہ صفات میں ڈھالنے اور دوسروں کا دکھ درد محسوس کرنے کا عادی بنانے میں رکاوٹ کیا ہے۔ کیا امر مانع ہے کہ وہ کسی کی ضرورت پوری کرے، لغزش پر پردہ ڈالے، عذر قبول کرے، اپنی جانب دست تعاون بڑھانے والے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، سوال کرنے والے کو عطا کرے اور سوال سے بچنے والے پاکباز کو بغیر مانگے دے دے؟!

اے بندگانِ الٰہی! کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ ایک مسلمان جب مال سے محروم ہو تو دوسروں کی غمخواری کیسے کر سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ غمخواری کے مفہوم کو مال پر یا مالی مدد پر منحصر قرار دینا سنگین غلطی ہے۔ غمخواری تو مالی مدد سے پہلے دلی احساس اور اعضاء کی حرکت سے قبل اندرونی طور پر متحرک جذبے کا نام ہے۔

اور ہاں! غمخواری کی کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں جن کے لیے سرے سے مال کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی، مثلاً یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کے لیے مال کی کوئی ضرورت نہیں، نماز جنازہ میں شرکت پر کوئی خرچ نہیں اٹھتا، بیمار کی عیادت پر کوئی خرچ نہیں آتا، مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانے کے لیے کوئی مال خرچ نہیں کرنا پڑتا اور کسی مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے لیے بھی مال خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس طرح غمخواری کی بہت ساری صورتیں ہیں جن میں دوسروں کا درد محسوس کرنے کے لیے صرف ایک ایسے بیدار اور دھڑکنے والے دل کی ضرورت ہوتی ہے جس میں یہ شعور موجود ہو کہ غمخواری کا انجام بہت اعلیٰ ہے اور اس سے وہ باغات اور نہریں ملنے والی ہیں جو ایک بڑے قدر والے بادشاہ کے پاس سچ کے مقام میں ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طلوع ہونے والے دن میں ابن آدم کے ذمے ایک صدقہ ہے۔ پوچھا گیا، اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ہمارے لیے کس طرح ممکن ہے کہ ہم یہ صدقہ ادا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کی صورتیں بے شمار ہیں، تسبیح، تحمید اور تکبیر کرنا، لا الہ الا اللہ کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، راستے سے کسی تکلیف دہ شے کو ہٹانا، بہرے کو بات سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، ضرورت مند کی رہنمائی کرنا، بے کس ولاچار کی مدد کے لیے اپنے بدن کی ساری توانائی لگا دینا اور ناتواں کی اعانت کے لیے اپنی مکمل قوت کھپا دینا، یہ تمام صدقے کی مختلف صورتیں ہیں۔ (احمد، نسائی، ابن حبان)

اللہ کے بندو! یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ رحمت کی نمائندہ امت میں ایسے سنگدل ہوں جنہوں نے اپنی لغات سے غمخواری کا لفظ ہی مٹا دیا ہو اور ان کے دل اس قدر مردہ ہو چکے ہوں کہ نہ کسی پریشان کو دیکھ کر بے چین ہوں، نہ کسی فریادخواہ کا درد محسوس کریں اور نہ کسی مفلوک الحال پر ترس کھائیں، جن کے دل سخت اور جگر پتھر ہو چکے ہوں۔

حالانکہ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کی اور اس کے ٹکوں اور دمڑیوں کی پرستش نہ کرے اور یتیموں و بے کسوں کے حال سے غافل نہ ہو تاکہ یہ امت مال، زندگی اور جذبات کے بگڑے ہوئے نظریات کی غلام نہ بن جائے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تو اس کی مثال یہی ہوگی کہ امیر مال سمیٹتا رہے گا اور فقیر کے سینے میں دشمنی پنپتی رہے گی، ایسے میں طاقتور کمزور کا ہاتھ نہیں تھامے گا اور قوت والا ناتواں کا بوجھ نہیں بٹائے گا۔ یوں کمزور اور نادار لوگ بھیڑ میں کچلے جائیں گے، پھر انہیں سنگدلی اور بے پروائی کے قدم روند ڈالیں گے۔ جس قوم کی یہ صورت حال ہو، وہ کبھی بھی اپنے دشمن کو زیر نہیں کر سکتی، کیونکہ اس سے پہلے وہ اپنی نفسانی خواہشات پر غلبہ پانے میں ناکام رہی ہے۔

﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ﴾ (الاعلیٰ:۱۶-۱۷)

''مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے پوچھا کہ آج تم میں سے کون شخص روزے سے ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''میں' اے اللہ کے پیغمبر ﷺ!''۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ آج تم میں سے جنازے میں شرکت کس نے کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر جواب دیا کہ ''میں نے، اے اللہ کے پیغمبر ﷺ!'' آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ آج تم میں سے کس آدمی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر گویا ہوئے کہ میں نے، اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ آج کسی بیمار کی عیادت کس نے کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر جواب دیا کہ اے اللہ! کے پیغمبر ﷺ! یہ کام بھی آج میں نے کیا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کام جس آدمی میں جمع ہو گئے، وہ جنت میں چلا گیا۔'' (مسلم)

اس لیے اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرو اور غمخواری کی روش کو عام کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس کی تلقین کرو، انفرادی اور اجتماعی سطح پر فلاحی اور رضا کارانہ کاموں کی مثالیں قائم کرو اور اوقاف اور امداد باہمی کی تنظیموں کا ہاتھ بٹاؤ، دنیا کا ساز و سامان ہمارے دلوں میں نہیں بلکہ ہمارے ہاتھوں میں ہونا چاہیے اور ہمیں ہر لحہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس نے مسکراہٹ عطا کی ہے، وہ چھین بھی سکتا ہے اور جس نے مال دیا ہے، وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اس سے برکت اٹھا دے۔

﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾

(آل عمران:۱۸۵)

''یہ دنیا تو محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ نے انسان کو اس طرح بنایا ہے کہ اس کی زندگی مشقتوں سے گھری ہوئی ہے اور اسے اپنے رب سے ملنے کے لیے خوب محنت کرنا ہے۔ تب کہیں جا کر وہ اس سے ملے گا، زندگی کی ڈور سے بندھا کوئی بھی آدمی مصیبت سے خالی نہیں، کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو کوئی غیر معمولی صورت حال درپیش نہ ہو۔

اس لیے غمخواری کی روش مصائب سے نمٹنے، آنسو پونچھنے اور ناگوار صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لیے بہترین راستہ ہے جس سے نہ صرف معاشرے کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے بلکہ اس کے خلا پر ہوتے ہیں اور اس میں باہمی ہمدردی، تعاون اور اتحاد کا رشتہ مزید گھنا ہو جاتا ہے۔

کوئی بھی آدمی اپنی زندگی میں پریشانی سے پاک نہیں ہے کیونکہ یہ زندگی کا لازمہ ہے البتہ پریشانی کے لیے کوئی ایسا بامروت آدمی درکار ہوتا ہے جو پریشان حال کی غمخواری کرے، اسے تسلی دے اور اس کا درد محسوس کرے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اے مبتلائے مصیبت انسان! تو بھی اس بات کا پابند ہے کہ جب کوئی غمخوار نہ ملے تو اللہ پر اعتماد رکھ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، وہی ہے جو غمخواروں کا رب ہے اور سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، وہ بعض اوقات تجھ سے چھینتا اس لیے ہے تاکہ تجھے عطا کرے اور تجھے کسی چیز سے محروم اس لیے کرتا ہے تاکہ تجھے اس کے شر سے بچا دے۔

اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو پھر یہ پریشانی درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ تو ضرور ہی بن جاتی ہے۔ اسی طرح مصیبت میں گھرے آدمی کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص اپنے مال سے اس کی مدد نہیں کر سکا، اس نے اپنی زبان کے بارے میں بخل سے کام نہیں لیا اور تسلی کے کلمات ضرور کہہ دیئے ہیں یا اس نے اس کے درد کو اپنے دل میں محسوس کیا ہے جس سے اس کو تسلی ہوئی ہے کہ یہ غم میں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ رونے والے اور اس کے غم پر غمگین ہونے والے لوگ بھی موجود ہیں۔

جب تجھے محسوس ہو کہ میرا مددگار کوئی نہیں ہے تو یاد کر لیا کر کہ صبر کرنے پر ایسے عمدہ انعام ملنے والے ہیں جو شہد سے بڑھ کر لذیذ ہیں۔

﴿يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(الزمر:۱۰)

''صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''

ایک بار انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا، آپ ﷺ نے انہیں عطا کر دیا، انہوں نے پھر مانگا، آپ ﷺ نے پھر دے دیا، حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا، ختم ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جو کچھ ہوگا، میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا'' لیکن جو شخص قناعت اختیار کرے گا، اللہ اسے قانع بنا دیتا ہے۔ جو استغناء اختیار کرے، اللہ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو صبر کرے، اللہ اسے صبر کی توفیق دے کر اس کے اجر کو حاصل کرنے والا بنا دیتا ہے، صبر سے بڑی اور بہتری نوازش کبھی کسی کو نہیں دی گئی۔ (احمد)

قبولیتِ اعمال کی شرائط

تحریر

جناب حافظ محمد ہارون
لاہور

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں۔ کوئی بھی چیز بے فائدہ نہیں۔ ہر کسی کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی پیدائش کا مقصد بھی بتا دیا کہ انسان کو صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا ہے، ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(الذاریات:۵۶)

''جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔''

اس دنیا میں ہر کوئی کسی نہ کسی طریقے سے اپنے الٰہ کی عبادت کر رہا ہے لیکن ہر ایک کا طریقہ عبادت درست نہیں۔ عبادت صرف اُن لوگوں کی ہی قبول ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق کریں۔ اعمال کی قبولیت کے لیے چند بنیادی شرائط کا پایا جانا بہت ضروری ہے۔

☆ عقیدۂ توحید ☆ سنت نبویؐ کے مطابق
☆ اخلاص ☆ رزقِ حلال

عقیدۂ توحید

جس انسان کا عقیدہ توحید درست نہیں ایسا انسان جتنے بھی اچھے اعمال کرے اُس کے وہ اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی کافر و مشرک کے اچھے اعمال کی کوئی پروا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کافر کے بارے میں ارشاد فرما دیا:

﴿مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ﴾ (ابراھیم:۱۸)

''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر آندھی والے دن بہت سخت ہوا چلے وہ اس میں سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے جو انہوں نے کمایا۔ یہی بہت دور کی گمراہی ہے۔''

کفر کرنے والوں کے اعمال راکھ ہیں اور ان کا کفر تیز و تند ہوا اور آندھی ہے جو ان کے اعمال کو اُڑا کر لے جاتی ہے۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾

(آل عمران:۲۱)

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے ہیں اور جو لوگ عدل و انصاف کی بات کریں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو اے نبی ﷺ! انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے۔''

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ﴾ (آل عمران:۲۲)

''ان کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔''

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ کہف:۱۰۵)

''یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا۔ اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے، پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔''

☆ مشرک انسان کے بھی اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں اٹھارہ انبیاء کرام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (انعام:۸۸)

''اور اگر (فرضاً) یہ بھی شرک کرتے تو جو اعمال انہوں نے کیے ہیں سب ضائع ہو جاتے۔''

اپنے پیارے حبیب جناب حضرت محمد ﷺ کے بارے ارشاد فرمایا:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (زمر:۶۵)

''اگر آپ نے بھی شرک کیا تو بلاشبہ آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور زیاں کاروں میں سے ہو جائیں گے۔''

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک کے اعمال قبول نہیں کیے جاتے بلکہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اچھے اعمال کرنے سے پہلے اپنے عقیدے پر بھی نظر ڈالنا چاہیے کہ کہیں کفر و شرک کے مرتکب تو نہیں ہو رہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق

اعمال کی قبولیت کی دوسری شرط یہ ہے کہ عمل نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے عین مطابق ہو یعنی آپ ﷺ کے قول فعل اور عمل کے مطابق ہو۔ اگر سنت کے مطابق عمل نہیں تو وہ عمل مردود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کا کہنا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔''

معلوم ہوا کہ کوئی عمل خواہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر ہے تو وہ عمل برباد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی گزارنے کے لیے ایک معیار بتایا ہے کہ زندگی صرف اطاعت رسول کے مطابق ہی گزارو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(احزاب:۲۱)

''تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

آپ ﷺ کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے بڑھ کر نمونہ ہے۔ اسی کو سامنے رکھ کر ہمیں زندگی گزارنا

چاہیے۔ اگر کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو صرف قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء:59)

''پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔''

اس لیے ہمیں چاہیے کہ مسائل میں الجھنے کی بجائے اور اختلافات کو دور کرنے کیلئے قرآن و حدیث پر عمل کریں۔ دین اسلام میں اپنی مرضی سے انسان کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا، ہر عمل کے لیے قرآن و حدیث سے رہنمائی لینا ضروری ہے۔

نبی پاک ﷺ کے تین صحابہ کرام آپ ﷺ کی عبادت کے بارے میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے، جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: ہماری نبی ﷺ سے کیا نسبت؟؟

ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں دن کے وقت ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے اجتناب کروں گا اور میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ ان کے پاس آئے اور پوچھا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس اس طرح کہا؟ اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔ (متفق علیہ، رواہ البخاری:۵۰۶۳، مسلم:۵/۱۴۵۳)

اس لیے صدقہ، خیرات، نفل، حج، نماز، نذر و نیاز یا کوئی بھی عبادت کرنا ہو تو صرف اسوۂ رسول کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔

اخلاص اعمال کی قبولیت کی تیسری شرط اخلاص ہے کہ عمل خالص اللہ کی رضا کیلئے کیا جائے تو قبول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اخلاص سے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ﴾ (الزمر:11)

''آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کیلئے عبادت کو خالص کرلوں۔''

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی نظر تمہارے جسموں، صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں اور عملوں کی طرف ہے۔'' (کیا اس کے دل اور عمل میں اللہ کی رضا ہے یا کسی اور چیز کی)

ریاکاری والا عمل اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمانا۔

نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تو دنیا میں کیا کرتا رہا؟ وہ کہنے لگا: میں قاری قرآن تھا اور لوگوں کو قرآن کی وعظ و تعلیم دیا کرتا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے، تو اس لیے یہ کام کرتا تھا کہ لوگ تیری تعریف کریں، تو لوگوں نے تیری تعریف کر دی، اب تیرے لیے جہنم ہے تو جہنم میں داخل ہو جا۔ ایک اور آدمی کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا، تو کیا کرتا رہا وہ کہے گا میں اللہ کے راستے میں سخاوت کرتا رہا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے، تو اس لیے سخاوت کرتا تھا کہ لوگ تیری تعریف کریں، لوگوں نے تعریف کر دی۔ اب تیرے لیے جہنم ہے تو جہنم میں داخل ہو جا۔ تیسرے شخص کو لایا جائے گا اور پوچھا جائے گا تو کیا کرتا رہا تو وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں لڑتا لڑتا شہید ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو اس لیے لڑتا تھا کہ لوگ تیری تعریف کریں تو لوگوں نے تیری بہادری کی تعریف کر دی، اب تیرے لیے جہنم ہے تو جہنم میں داخل ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص سے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حلال روزی

اعمال کی قبولیت کی چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان حلال روزی کماتا اور کھاتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((ان الله طيب لا يقبل الا طيبا))

''اللہ تعالیٰ طیب ہیں اور طیب ہی قبول کرتے ہیں۔''

آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا:

جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے، سرغبار آلود ہے، بال بکھرے ہوئے ہیں، اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اُٹھائے ہوئے ہے اور یارب یارب کہہ رہا ہے کہ اے میرے رب میرا فلاں کام کردے، فلاں مقصد پورا کردے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا کھانا بھی حرام پینا بھی حرام اور لباس بھی حرام اور غذا بھی حرام کی، پھر اس کی دعا کیسے قبول کی جائے.....؟؟

اللہ تعالیٰ ہمیں رزق حلال کمانے کی توفیق دے۔ آمین!

بقیہ یادِ رفتگان

قاضی محمد سلیمان منصور پوری مصنف ''رحمۃ للعالمین'' کو صدر اور مولانا عبدالمجید سوہدروی کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد جب مولانا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی (رحمہم اللہ اجمعین) نے جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے کا بیڑہ اُٹھایا اور مغربی پاکستان میں جمعیۃ اہلحدیث کا قیام عمل میں آیا تو مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی نے ان علمائے کرام سے پورا تعاون کیا اور پوری سعی و کوشش سے جمعیۃ اہلحدیث کو ایک معال جماعت بنایا۔

اخلاق و عادات کے لحاظ سے مولانا عبدالمجید خادم بڑے اعلیٰ و ارفع تھے۔ زہد و ورع کے پیکر، عبادت و ریاضت میں بے مثال، حق گوئی و بیباکی میں بے مثال، بہت بڑے خطیب و مقرر اور حکیم حاذق، وسیع المطالعہ اور بہت بڑے مہمان نواز تھے۔ سیاسی اعتبار سے پہلے کانگریس سے وابستہ رہے، بعد میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۵۳ء کی قادیانی تحریک میں جیل یاترا بھی کی۔

اگست ۱۹۵۸ء میں ذیابیطس کے موذی مرض میں مبتلا ہوئے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو اپنے صاحبزادے حافظ عبدالوحید (مقیم حال امریکہ) کے ہمراہ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے اپنے سسر مرزا ارشاد بیگ کے ہاں ۶ نومبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نعش سوہدرہ لائی گئی اور اپنے دادا مولانا غلام نبی الربانی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ نماز جنازہ ان کے بڑے صاحبزادہ مولوی حافظ محمد یوسف نے پڑھائی۔

نمازِ قصر... مسافت کی تحقیق

تحریر

جناب مولانا
عبدالرحمٰن ثاقب

سفر انسان کی زندگی کا ایک حصہ ہے۔ بسا اوقات انسان اللہ کی راہ میں سفر پر نکلتا ہے اور کبھی اپنے دنیاوی امور کو انجام دینے کے لیے سفر کرتا ہے۔ سفر میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کے لیے سہولتیں رکھی ہیں تا کہ مشقت میں نہ پڑے، بلکہ اس کے لیے آسانی رہے۔ فرض نماز اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف کر دی ہے۔ جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ((**فرضت الصلوٰة رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوٰة السفر وزید فی صلوٰة الحضر**))(صحیح مسلم ص ۲۴۱ ج ۱ کتاب صلوٰة المسافرین)

یعنی ابتداء میں نماز دو دو رکعات فرض کی گئی تھی پھر سفر کی نماز کو اسی حالت میں (دو دو رکعات) رکھا گیا اور حضر (مقیم حالت) میں نماز کو بڑھا دیا گیا یعنی چار چار رکعات کر دیا گیا۔ نماز قصر کتنی مسافت پر ہونی چاہیے اس کے لیے رسول اکرم ﷺ کا عمل ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرج مسیرة ثلاثة امیال اوثلاثة فراسخ شعبة الشاك صلی رکعتین)) (صحیح مسلم ص: ۲۴۲، ج۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر سفر کے لیے تشریف لے جاتے (شعبہ راوی کو تین میل یا تین فرسخ کا شک ہے) تو دو رکعات (نماز قصر) ادا کرتے تھے۔

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((ان رسول الله ﷺ صلی الظهر بالمدینة اربعا وصلیت معه العصر بذی الحلیفة رکعتین))

(صحیح مسلم ص ۲۴۲ ج۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعات پڑھیں اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ذی الحلیفہ میں نماز عصر دو رکعات پڑھیں۔ ذوالحلیفہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ۳ میل کے فاصلے پر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۴۵ ج ۲ میں لجلاج سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تین میل کی مسافت پر جاتے تھے اور آپ نماز قصر کیا کرتے تھے۔ (بحوالہ بدیع التفاسیر ص ۳۸۵ ج ۶) مملی ص ۲۴۴ ج ۲ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((القصر فی ثلاثة امیال)) (بحواله بدیع التفاسیر ص ۲۴۴ ج ۲)

''یعنی نماز قصر تین میل کی مسافت پر ہے۔''

اہل علم، علماء و محدثین کی تحقیق کے مطابق نماز قصر تین یا نو میل پر ہے۔

فرسخ کی تحقیق

مشہور کتاب لغات الحدیث از علامہ وحید الزمان میں مرقوم ہے کہ ''فرسخ سکون اور ساعت اور راحت تین میل کی مسافت یا بارہ ہزار یا دس ہزار ہاتھ۔ (اس کی جمع فراسخ ہے) (لغات الحدیث ص ۴۶ ج ۳ کتاب الفاء) نیز حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ "ذکر الفراء الفرسخ فارسی معرب وهو ثلاثة امیال" (فتح الباری ص ۷۳۲، ج ۲) یعنی فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔

((وقال الثوری سمعت جبلة بن سمیم سمعت ابن عمر یقول لو خرجت میلا قصرت الصلاة (اسناد کل منهما صحیح)

یعنی امام ثوری فرماتے ہیں کہ میں نے جبلہ بن سمیم سے سنا کہ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ اگر میں ایک میل کی مسافت پر نکلوں تو بھی قصر کروں گا۔ (فتح الباری ص ۷۳۲ ج ۲) نیز حافظ صاحب رقم طراز ہیں کہ وحکی النووی ان اهل الظاهر ذهبوا الی ان اقل مسافة القصر ثلاثة امیال. وکانهم احتجوا فی ذلك بما رواه مسلم وابوداؤد من حدیث انس قال ((کان رسول الله ﷺ اذا خرج مسیرة ثلاثة امیال او فراسخ قصر الصلاة)) (وهو اصح حدیث ورد فی بیان ذلك (فتح الباری ص ۷۳۲ ج۲)

یعنی امام نوویؒ نے بیان کیا کہ اہل ظاہر اس طرف گئے ہیں کہ قصر نماز کے لیے کم از کم مسافت تین میل ہے گویا کہ انہوں نے صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی روایت سے حجت لی ہے جس میں بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا فراسخ سفر کرتے تو نماز قصر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح محدث شہیر علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

((وذهب ابن حزم الظاهری احتج له باطلاق السفر فی کتاب الله تعالیٰ کقوله واذا ضربتهم فی الارض۔ الایة۔ وفی سنة رسول الله ﷺ قال فلم یخص الله ورسوله ولا المسلمون باجمعهم سفرا من سفر)) (عون المعبود ص ۴۶۶ ج ۱)

یعنی ابن حزم ظاہری اس طرف گئے ہیں کہ سفر مطلق سفر ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ یا مسلمانوں نے اس کی تخصیص نہیں کی کہ وہ کتنا ہو تو پھر نماز قصر ہوگی۔

محدث دیار سندھ علامہ سید ابومحمد بدیع الدین شاہ راشدیؒ، حافظ ابن حجرؒ کی کتاب تلخیص الحبیر ص ۴۷ ج ۲ سے ایک روایت کے تحت نقل کرتے ہیں کہ

((وهو یقضی الجواز فی اقل من ثلاثة فراسخ وروی سعید بن منصور عن ابی سعید قال کان رسول الله ﷺ اذا سافر فرسخا یقصر الصلاة))

یعنی یہ حدیث تین فرسخ سے کم فاصلے پر نماز قصر کا جواز چاہتی ہے اور امام سعید بن منصور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ایک فرسخ سفر کرتے تو نماز قصر کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں اقل مدت مطلوب ہے کیونکہ سفر قلیل خواہ کثیر کو کہا جاتا ہے لہٰذا یہاں ہر اقل حد مراد لی جائے گی۔ (بدیع التفاسیر ص ۳۸۴ ج ۶)

حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۹ میل کے سفر میں دوگانہ درست ہے۔ اس کی بابت صحیح مسلم میں حدیث آئی ہے کہ مسافر اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی دوگانہ شروع کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص ۵۸۵)

مولانا مفتی حافظ عبیداللہ عفیف صاحب نماز قصر کی

مسافت کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: ''اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کتنی مسافت کے بعد مسافر کے لیے قصر نماز جائز ہے۔ حافظ ابن المنذر اور دوسرے اہل علم نے اس سلسلہ میں کم وبیش بیس اقوال نقل کئے ہیں: اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہاں صرف وہی اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن کی بنیاد حدیث پر ہے۔

قول اول: تین قوس کی مسافت میں نماز قصر جائز ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((قال کان رسول اللہ ﷺ اذا سافر فرسخا یقصر الصلاۃ)) رواہ سعید بن منصور فی سننہ نیل الاوطار ص ۲۳۵ ج۳)

رسول اللہ ﷺ ایک فرسخ (تین قوس) کے سفر میں نماز قصر پڑھتے تھے مگر یہ قول صحیح نہیں۔ کیونکہ صاحب نیل الاوطار نے یہ روایت حافظ ابن حجرؒ کی تلخیص الحبیر سے نقل کی ہے اور حافظ صاحب نے اس روایت کی صحت کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔ جیسا کہ صاحب نیل نے کہا ہے: وقد اورد الحافظ ھذا فی التلخیص ولم یتکلم علیہ (نیل ج ۳ ص ۲۳۵) لہٰذا چونکہ اس روایت کی صحت کا کچھ اتہ پتہ نہیں اس لیے استدلال صحیح معلوم نہیں ہوتا۔

قول ثانی: ایک دن رات کا سفر ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس کو بنیاد بنایا ہے اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

((لایحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا ومعھا ذومحرم))

(رواہ الجماعۃ الا النسائی نیل الاوطار ص ۲۳۵ ج۲)

مومنہ عورت کو جائز نہیں کہ وہ ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر کرے۔ مگر یہ قول بھی صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں وضاحت نہیں کہ اس سے کم مسافت میں قصر جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

قول ثالث: ۹ قوس کی مسافت میں قصر کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے:

((عن انس قال کان رسول اللہ ﷺ اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال اور ثلاثۃ فراسخ صلی رکعتین)) (رواہ احمد و صحیح مسلم، ص ۲۴۲ ج ۱ وابوداؤد ونیل الاوطار ص ۲۳۳ ج ۳)

چونکہ اس حدیث کی صحت مسلمہ ہے، لہٰذا اس حدیث پر عمل ہونا چاہیے اور یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ اس میں تین قوس اور ۹ قوس کے تعین میں امام شعبہ کو شک ہے اس لیے بطور احتیاط تین قوس کے بجائے نو قوس کے سفر میں قصر کرنی چاہیے اور تین قوس کی مسافت ۹ قوس میں داخل ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس حدیث کو اس مسئلہ میں اصح اور اصرح یعنی زیادہ صحیح اور زیادہ صریح قرار دیا ہے۔

((وھو اصح حدیث ورد فی ذلک واصرح))

(فتاویٰ محمدیہ ص ۵۱۹-۵۲۰)

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مسافت قصر تین فرسخ ہے۔ سید سابق رحمہ اللہ فقہ السنۃ میں لکھتے ہیں:

((روی احمد ومسلم وابوداؤد والبیھقی عن یحیی بن یزید قال سالت انس بن مالک عن قصر الصلاۃ، فقال انس کان النبی ﷺ اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال أوفراسخ یصلی رکعتین قال الحافظ ابن حجر فی الفتح والفراسخ یدفعہ ماذکرہ ابوسعید الخدری قال: کان رسول اللہ ﷺ اذا سافر فرسخا یقصر الصلاۃ)) رواہ سعید بن منصور، وذکرہ الحافظ فی التلخیص واقرہ بسکوتہ عنہ)) (۲۸۴/۱، ۵۱)

احمد، مسلم، ابوداؤد اور بیہقی نے یحییٰ بن یزید سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے نماز قصر کے متعلق سوال کیا تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی ﷺ تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر نکلتے تو دو رکعت پڑھتے۔

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس کی وضاحت میں صحیح ترین روایت یہی ہے، رہا میل اور فرسخ کا تردد تو یہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ختم ہو جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک فرسخ (۳ میل) کے سفر پر نکلتے تو نماز قصر کرتے۔ اس روایت کو سعید بن منصور نے اور حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحبیر میں ذکر کیا ہے اور اس پر اپنے سکوت سے صحت کی تصدیق کی ہے۔ (احکام ومسائل ص ۲۷۱ ج ۲)

مفتی جماعت فضیلۃ الشیخ ابومحمد حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ نماز قصر کی مسافت کے متعلق لکھتے ہیں کہ نماز قصر کے لیے مقدار سفر کے متعلق علماء سلف میں خاصا اختلاف ہے۔ ظاہری حضرات کے نزدیک کسی قسم کی مقدار سفر معین نہیں، ان کے نزدیک ہر سفر میں نماز قصر کی جا سکتی ہے خواہ سفر کم ہو یا زیادہ۔ بعض محدثین ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر نماز قصر جائز قرار دیتے ہیں۔ الغرض رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کوئی صریح قولی روایت نہیں ملتی جس سے نماز قصر کے لیے مسافت کی مقدار کو معین کیا جا سکتا ہو۔ البتہ حضرت انس جو حضر وسفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک خادم خاص کی حیثیت سے رہے ہیں، انہوں نے آپ ﷺ کے ایک فعل سے استنباط کیا ہے کہ کم از کم نو میل کی مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ آپ کے شاگرد یحییٰ بن یزید نے نماز قصر کے لیے مسافت کی مقدار کے متعلق سوال کیا تو حضرت انس نے جواب دیا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو نماز قصر فرماتے۔ (روایت میں سفر کے تعین کے متعلق تردد ایک راوی شعبہ کو ہوا ہے) (فتاویٰ اصحاب الحدیث ص ۱۳۸-۱۳۹)

مشہور سیرت نگار مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ بلوغ المرام میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ رہا ''فراسخ'' تو یہ فرسخ کی جمع ہے اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ (بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ص ۲۹۳ ج۱، طبع دارالسلام) نیز لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے علماء اہل حدیث کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ نو میل کی مسافت پر قصر کرنا جائز ہے۔ (بلوغ المرام ص ۲۹۴ ج ۲)

محقق اہل حدیث علامہ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ فتاویٰ علمیہ میں صحیح مسلم کی روایت کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ شک کو دور کرتے ہوئے نو میل کو اختیار کریں جو کہ عام گیارہ میل کے برابر ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کم از کم گیارہ میل (تقریباً بیس یا بائیس کلومیٹر) کے سفر پر قصر کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ علمیہ ص ۴۳۶ ج ۱)

یہ مؤقف مسلک حقہ اہل حدیث کے علماء کا ہے جو کہ مشہور ومعروف ہے اور یہی چیز علماء ومشائخ کرام، طلبہ کو پڑھاتے اور بتاتے ہیں۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور احتیاطی طور پر نو میل پر قصر نماز کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو قبول کرنے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اخبار اہل حدیث امرتسر میں قادیانی مشن

تحریر: ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان

۱۳نومبر ۱۹۰۳ء کو شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اہل حدیث کے نام سے امرتسر سے اپنا ہفت روزہ اخبار جاری کیا اور یکم اگست ۱۹۴۷ء کو اس اخبار کا آخری شمارہ اس وقت شائع ہوا جب تقسیم ہندوستان کے موقع پر امرتسر میں ہونے والے فسادات کی لپیٹ میں شیخ الاسلامؒ کا خاندان، پریس، اخبار اور کتب خانہ بھی آ گیا تھا۔ شیخ الاسلامؒ امرتسر سے ہجرت کر کے لاہور اور گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے سرگودھا تشریف لے گئے جہاں مارچ ۱۹۴۸ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔

میرے اندازے کے مطابق چوالیس سالہ زندگی میں اخبار اہل حدیث امرتسر کے کم وبیش دو ہزار دوسو شمارے نکلے اور بیشتر شماروں میں شیخ الاسلام امرتسری کے شروع کردہ کالم قادیانی مشن میں رد قادیانیت پر علماء و فضلاء کی نگارشات شائع ہوئی ہیں۔

یہ بندۂ عاجز حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی زیارت کے شرف کا حامل نہیں لیکن ابتداء شعور سے ہی اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد عبد اللہ گورداسپوریؒ سے ان کا ذکر خیر اس کثرت سے سنتا رہا ہے کہ میرے دل میں ان کے لئے عقیدت واحترام کے جذبات ہمیشہ سے موجزن رہے ہیں۔ ان کے اخبار اہل حدیث کی دو فائلیں (جو ۱۹۴۰ء کے عشرے سے متعلق ہیں) بھی والد محترم کے پاس موجود تھیں اور جب تک (۱۹۶۸ء تک) میں ان کے زیر سایہ بورے والا میں مقیم رہا، میں کبھی کبھی ان فائلوں کی ورق گردانی بھی کرلیا کرتا تھا۔ جب ۱۹۸۰ء کے عشرے میں ردّ قادیانیت کو اپنا موضوع بنا کر لکھنا شروع کیا تو محسوس ہوا کہ اس موضوع پر علماء اسلام کی بے شمار تحریریں اخبار اہل حدیث امرتسر کے صفحات کی زینت بن چکی ہیں۔ انہیں یک جا کر کے معاصرین کے سامنے پیش کر دینا مناسب ہوگا۔ یوں اہل حدیث امرتسر کی فائلوں کی تلاش شروع ہوگئی۔ لیکن اسی دوران میں پاکستان سے برطانیہ چلا آیا اور تلاش وجستجو کا میداں جو پہلے ہی تنگ تھا تنگ تر ہوگیا۔ ۱۹۹۵ء۔ ۱۹۹۶ء میں میں نے دست یاب مواد کی بنا پر برطانیہ میں صراط مستقیم میں رد قادیانیت کی تاریخ پر لکھنا شروع کیا تو تلاش وجستجو کا جذبہ مزید زور پکڑ گیا اور آج ۱۸ سال بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک سو شماروں کے سوا اخبار اہل حدیث میں شائع ہونے والا تمام علمی مواد فوٹو کاپی یا اصل کی صورت میں اللہ تعالی نے اس فقیر کی جھولی میں ڈال دیا ہے۔ اخبار اہل حدیث کا ۱۳نومبر ۱۹۰۳ء کو شائع ہونے والا اولین شمارہ بھی میرے پاس موجود ہے اور یکم اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہونے والا اس کا آخری شمارہ بھی میرے پاس موجود ہے۔ والحمد للہ علی ذلک۔

۱۳نومبر ۱۹۰۳ء سے یکم اگست ۱۹۴۷ء تک شائع ہونے والے شماروں میں قادیانی مشن کے عنوان سے ردّ قادیانیت پر جو تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں وہ تحریک ختم نبوت ۱۹۰۳ء سے ۱۹۴۷ء تک کا معاصر ریکارڈ ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کس وقت قادیانی حلقوں میں کیا ہو رہا تھا، اور اہل اسلام کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے کون کون سے کارکن قادیانیوں کے سرگرمیوں کا توڑ اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام کس کس انداز میں سرانجام دے رہے تھے۔

اخبار اہل حدیث کے دست یاب شماروں میں موجود ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت پر مشتمل مواد اس بندہ عاجز نے کمپوز بھی کرلیا ہے جو فی الوقت کم وبیش ساڑھے چار ہزار صفحات کو محیط ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں اس کے آغاز سے لے کر ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء تک شائع ہونے والا تحفظ ختم نبوت سے متعلق مواد ﴿قادیانی مشن (۱)۔ قادیانی مشن (۲) قادیانی مشن (۳)﴾ کے نام سے اپنے سلسلہ کتب تحریک ختم نبوت کی اکتیسویں (۳۱) بتیسویں (۳۲) اور تینتیسویں (۳۳) جلدوں کی صورت میں منظر عام پر لانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ان تین جلدوں کی ضخامت ۱۴۵۰ صفحات ہے۔ ان میں ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۲ء تک ہونے والے مناظرے، جلسے، مباحثے، مباہلے، تردیدی اور اثباتی مضامین، معاصرانہ چشمک، وغیرہ سب کچھ ہے جو اہل حدیث امرتسر میں رپورٹ ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں آنجہانی ہوا۔ اس کی موت تک رد قادیانیت کے لٹریچر میں وہ براہ راست مخاطب تھا۔ اسی کے روزمرہ احکام وفرامین اور الہامات وپیش گوئیوں اور دعاوی کا ردّ ہوتا تھا، اور اسے یہ لٹریچر پہنچایا جاتا تھا۔ یہ معاصر لٹریچر اتنا مدلل اور زور دار ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی اور اس کے حواری اس کا جواب دینے سے قاصر رہ کر آئیں بائیں شائیں کرتے رہتے تھے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اپریل ۱۹۰۷ء میں آخری فیصلہ والے اشتہار میں مرزا قادیانی نے اس لٹریچر کی اثر پذیری کا اعتراف کرتے ہوئے بزبان حال اس کے لاجواب ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں بقول خود عاجزی اور انکساری سے سچے فیصلے کی درخواست کردی۔

یہ لاجواب لٹریچر عشروں تک نظروں سے اوجھل رہنے کے بعد قادیانی مشن کی ان ابتدائی جلدوں کی صورت میں شائقین اور اہل علم کی دسترس میں آ رہا ہے۔

قادیانی مشن کی پہلی جلد ۱۳۔ اگست ۱۹۰۳ء تا ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے دستیاب شماروں پر مشتمل ہے۔ اس میں جن کارکنوں کی تحریروں اور کاوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، حافظ محمد یوسف امرتسریؒ، مولانا محمد منیر خانؒ بنارسی تلمیذ شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابو نعیم عبد العظیم حیدرآبادیؒ، منشی اللہ دتا جھنگویؒ، مولوی ابو عبد اللہ رفیع اللہ سیالکوٹیؒ، حکیم محمد الدینؒ سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر، مولوی ابو المسیح احمد الدین سیالکوٹیؒ، مولوی عبد الکریمؒ مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری (ساہیوال پاکستان)، منشی غلام احمد اخگر امرتسری، خواجہ غلام الثقلینؒ چیف جج مالیر کوٹلہ، منشی منور علیؒ مینیجر عصر جدید، مولانا عبد العزیزؒ بن مولانا غلام رسولؒ قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولوی اللہ دتا ٹہلؒ ضلع

سیالکوٹ، مولوی عبداللہؒ مدرسہ اسلامیہ امروہہ، قاضی ظہورالحسنؒ سھوارہ ضلع بجنور، مولوی عبداللہؒ محرر تحصیل ضلع ڈیرہ غازی۔ مولانا رفعت اللہ خان شاہ جہان پوریؒ، منشی علم الدینؒ نائب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی سعد اللہ لدھیانویؒ، حکیم محمد حسن خان لدھیانویؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالویؒ، مسٹر اکبر مسیح شامل ہیں۔

اس جلد میں شامل بعض مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں:

مرزا قادیانی عدالت میں؛ مرزا قادیانی کھل کھلے؛ مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو؛ مرزا قادیانی کا مرہم عیسیٰ؛ سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ؛ مرزا قادیانی کا مہمل الہام؛ مرزا قادیانی بدزبانی؛ مرزائیوں کو دوبارہ شکست؛ مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی؛ مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت؛ قادیان میں طاعون؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت؛ قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو؛ مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار؛ مرزا قادیانی کا دعوی اور اس کا بنیادی پتھر؛ مرزا قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل؛ مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ؛ کھلی چٹھی بخدمت مولوی نورالدین قادیانی؛ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی؛ قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں؛ قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ؛ قادیانی کرشن کی نسبت ہندو پریس کی رائے؛ دیوالی اور کرشن قادیانی؛ قادیانی اشتہار: امام مہدی؛ کیا مرزائی کرشن پیتھی نہیں؟ قادیانی کا ہن کی روسیاہی؛ مرزائیوں کی مقدمہ بازی؛ قادیانی کا ہن کے متعلق ایک تجویز؛ قیامت کا نمونہ؛ قادیانی کا ہن نہ رہ سکے؛ نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی؛ قادیانی کا ہن بے شک رسول ہے؛ کرشن قادیانی اور نجومی؛ مرزا قادیانی کی آسمانی ندا؛ قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی؛ چہاردرقادیاں بنی؛ قادیان کی سیر؛ کرشن قادیانی اور ان کی الہامی مشین؛ مجسم قادیانی؛ کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت؛ میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا؛ کرشن قادیانی امرتسر میں؛ اڈیٹر الحکم کی دیانت داری؛ کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی؛ کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں؛ زمانہ برسرِ جنگ است یا علی مدد ے؛ مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ؛ مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور؛ مرزا قادیانی اور پنڈت گردھاری لعل لاہوری؛ قادیانی مشین میں الہام بافی؛ کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا؛ کرشن قادیانی کے جھوٹ پر قلعی؛ کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؛ قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس؛ کرشن قادیانی کی دھوکا دہی؛ کھسیانی بلی کھمبا نوچے؛ دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی؛ مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت؛ کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟؛ غزلان در ذکر میرزا قادیان؛ مرزا قادیانی سے مباہلہ؛ امرتسر میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا لیکچر؛ قادیانی دجل؛ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان؛ کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے؛ مرزا قادیانی کی حدیث دانی؛ حافظ محمد یوسف بنام مرزا قادیان؛ قادیانی کے لئے ایک سچا نشان؛ مرزا قادیانی اور ہم؛ کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہو گئی؛ مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن؛ کرشن قادیانی اور پنڈت گردھاری لال منجم لاہوری؛ کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی؛ قادیانی گپ۔

قادیانی مشن کی دوسری جلد ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے ابتدائے اپریل ۱۹۰۷ء سے ۲۲۔اکتوبر ۱۹۰۹ء تک کے دستیاب شماروں سے درج ذیل کارکنوں کی نگارشات اور دیگر تحریکی سرگرمیوں کی رودادیں نقل ہوئی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، حافظ محمد یوسف امرتسریؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم خانؒ پٹیالوی، منشی علم الدینؒ اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر، فتح محمد خانؒ مینیجر عزیزی پریس ضلع کرنال، مولانا ظفر علی خاںؒ (نقاش)، قاضی ظفر الدینؒ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور، مولانا رفعت اللہ خان شاہجہان پوریؒ، مولوی محمد ابراہیمؒ وکیل اسلام لاہور، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولوی محمد ادریسؒ وکیل جودھپور، مولانا عبدالعزیزؒ بن مولانا غلام رسولؒ قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولانا عبدالرؤفؒ صاحب داناپوری، جناب ابوحمید صاحبؒ چونڈہ ضلع سیالکوٹ، مولانا ابوالمسیح احمد الدین سیالکوٹیؒ، مولانا ابوالمنظور عبدالحقؒ کوٹلوی سرہندی، خواجہ عبدالحیؒ صاحب گورداسپوری، مولوی امام الدین گجراتیؒ، مولانا ابونعیم عبدالعظیمؒ حیدرآبادی، منشی مولابخشؒ کشتہ امرتسری، مرزا محمد امیر بیگؒ آف پٹی، اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ وغیرھم شامل ہیں۔

جو مضامین وغیرہ اس جلد میں نقل ہوئے ہیں ان میں سے کچھ کے عنوانات درج ذیل ہیں:

کرشن قادیانی اور ہم؛

قابل توجہ مرزا صاحب و مرزائیاں؛ مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام؛ مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب؛ مرزا قادیانی خود جواب دیں؛ مرزا قادیانی کے متعلق ایک رائے؛ مرزا صاحب ان سوالات کے جوابات دیں؛ قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں؛ عبدالحکیم پٹیالوی کی سہ سالہ پیش گوئی؛ نزول مسیح قادیانی یکم اپریل ۱۹۱۰ء؛ کرشن قادیانی سے فیصلہ؛ کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی؛ مولوی محمد احسن امروہی کے خط کا جواب؛ مرزا قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان؛ قادیانی دجاجلہ کی وفاداری؛ مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر۔

قادیانی نیرنگیاں، قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ؛ مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں؛ مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف؛ کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی؛ آسمانی نشان؛ مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری؛ مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ؛ ایک مرزائی کا خط اور اسکا جواب؛ مرزا جی کا دابۃ الارض؛ مرزا قادیانی اور اس کے حواری؛ مرزا صاحب اور حافظ محمد یوسف امرتسری۔

مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر؛ قادیانی کی کذب بیانی اور اس پر بیہودہ لن ترانی؛ مبارکہ بیگم اور نواب؛ مرزا قادیان اور آریہ سماج کا ہذیان؛ دعوت مرزائیہ اور اس کا جواب؛ مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت؛ قادیانی دجال لاہور میں؛ مرزا قادیانی کی موت؛ مرزا قادیانی سے ایک سوال؛ جناب مرزا صاحب قادیانی؛ اونچی دکان کا پھیکا پکوان؛ کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی؛ مرزا قادیانی کا انتقال؛ مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح؛ خط بنام حکیم نورالدین خلیفہ مرزا؛ سرسید احمد خان اور مرزا قادیان؛ بے حیائی آسرا تیرا؛ موت کے بعد مرزا کا اپنے حق میں تحریری فیصلہ؛ ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا قادیان؛ مرزائی پارٹی کی بدزبانی؛ مرزا جی کی دکانداری اور دنیا

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات

علامہ اقبالؒ

پرستی؛ مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ؛ قادیانی کیمپ میں بے چینی؛ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الہامات؛ مرزا کے نشانات؛ دھوکے کی ٹٹی میں پیغام صلح؛ قادیانی مشین میں الہام بانی؛ حکیم نورالدین قادیانی سے چند سوال؛ غزل در ذکر قادیانی؛ رسی تو جل گئی پر بل نہ گیا؛ امام مہدی اور عیسیٰ مسیح؛ بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن؛ قادیان میں بجلی گری؛ رأس الجانین حکیم نور الدین؛ مرزا قادیانی اٹلی میں؛ قادیانی باسی کڑہی میں ابال؛ مرزائیوں کی موشگافیاں؛ مرزا قادیانی یادش بخیر؛ مرزا غلام احمد قادیانی بخیال خود کون تھا؛ مرزا غلام احمد کی عمر کی نسبت فیصلہ؛ قادیانیوں سے مباحثہ؛ قادیانی مشن اور ہم؛ ایک پیش گوئی کا اعلان؛ قادیانی مشن کلکتہ میں؛ کبھی تو سچ بھی بولا کرو؛ مرزائی مشن کے متعلق مکالمہ؛ زلازل اور مدعیان نبوت؛ رام پور میں مباحثہ کی کیفیت؛ رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست؛ مراسلت مابین ابراہیم سیالکوٹی و نورالدین قادیانی۔

مناظرہ رام پور؛ مرزائیوں کی حقیقت؛ قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ؛ قادیانی بھگوڑے؛ قادیانی مشن کلکتہ میں۔

قادیانی مشن کی تیسری جلد میں نومبر ۱۹۰۹ء کے آغاز سے ۶ دسمبر ۱۹۱۲ تک شائع ہونے والے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت سے متعلق جن کارکنوں کی نگارشات اور دیگر سرگرمیوں کی روداد نقل کی گئی ہے ان میں یہ اصحاب شامل ہیں:

مولانا عبدالعزیزؒ بن مولانا غلام رسولؒ قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، منشی قائم الدینؒ نقشہ نویس ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ، شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولوی ابو یحی حشمت علی دہلویؒ، جناب میجر بہادر کلکتہ، حافظ عبدالکریمؒ دارالحدیث شاہ جہان پور، مولوی عبدالکریمؒ بن ملا محمد صدیق پشاوری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالویؒ، منشی علم الدینؒ نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی اللہ دتا جھنگویؒ، جناب دوست محمدؒ پنجابی از مدراس، منشی مولا بخش کشتہؒ امرتسری، جناب فخر الدین اشرف خانؒ بنارسی۔ جناب محمد معشوق علی پھلواریؒ، سید انور حسین مونگیریؒ، حکیم محمد یعسوب مونگیریؒ، مولانا عبدالحق حقانی دہلویؒ، مولوی نور محمدؒ مدرس مدرسہ مہندر ریاست بہاولپور، مولوی دوست محمدؒ نقشبندی بھوانہ ضلع جھنگ، حکیم محمد عبدالغفورؒ مدرسہ اسلامیہ گریڈیہ، جناب محمد عبدالرؤفؒ محلہ مہولی مونگیر، جناب ابو محمد محبوب حسینؒ آف مونگیر، مولانا ابوالبرعبدالحکیم نصیر آبادیؒ تلمیذ سید نذیر حسین محدث، جناب ابوسعید محمد شریف محمدیؒ، حکیم مجیب الرحمٰنؒ حسین پوری،، مولانا احمد اللہؒ مدرسہ حاجی علی جان دہلی، مولانا محمد عبداللہؒ پٹنہ، بابو پیر بخشؒ پنشنر پوسٹ ماسٹر لاہوری۔ جناب غلام مصطفیٰ سہسرامیؒ از مقام کٹک۔ وغیرھم

اس جلد میں شامل کچھ مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں:

مرزائیوں کو سمجھانا بے فائدہ ہے؛ تحریف مرزا قادیانی کذب بیانی، مباحثہ منصورہ؛ استفسار از جماعت مرزا قادیان؛ قادیانی کذب بیانی درستہ ضروری؛ قادیانی کذب بیانی اور انعامی اعلان؛ مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اسکا جواب دیں؛ قادیان جنت نشان دریں چہ شک؛ نشانات قیامت اور مرزا کی جہالت، بدقادیانی جواب دے؛ مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری؛ قادیانی کذب بیانی؛ قادیانی سوال و جواب؛ محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی؛ مرزائیوں سے مباحثہ؛ قادیانی کذب بیانی و بدزبانی؛ مرزا غلام احمد کے چند خیال؛ کیا مرزائیوں کو مرزا پر ایمان نہیں؛ قدرت ثانیہ؛ مولانا شبلی اور قادیانی وفد؛ قادیانی خلیفہ گر پڑے؛ مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جاوے؟ ایک قادیانی کے سوالوں کا جواب؛ نورالدین کا گھوڑے سے گرنا اور نقاش کی پیشگوئی؛ عبدالحکیم اور مرزا کے الہامات کی رام کہانی؛ الہ آبادی مذہبی کانفرنس میں قادیانی لیکچر؛ قادیانی اصطلاح میں خاتم النبیین؛ کیفیت مناظرہ گوجرہ؛ حکیم الامت کا فیصلہ؛ مذاکرہ بابت نبوت و رسالت؛ نورالدین کا نور؛ حکیم الامت اور ان کی ذریت سے چند سوال؛ مرزائی چکر یا دعا مرزا میں میرا ذکر؛ قادیانیوں میں اختلاف اور اس کا فیصلہ؛ قادیانی مشاعرہ؛ ایک قادیانی کا سوال اور اس کا جواب؛ قادیانی مسیح کی قبر پر دو پھول؛ مرزا قادیانی کے دعوے اور اس کی متضاد باتیں؛ ترک مسیح (قادیانی)؛ مختصر روئداد جلسہ مناظرہ مونگیر؛ بدر جواب سنے؛ خطبات احمدیہ اور براہین احمدیہ پر سچی رائے؛ آئینہ نوری؛ قادیانی وحی اور نبوت؛ قادیانی مباحثہ؛ تردید مرزا؛ قادیانی خاتم الخلفاء؛ قادیانی عربی اشتہار؛ مسلمانوں کے حق میں مرزائیوں کا فتوی؛ قادیانی نبی اور خلیفہ میں اختلاف؛ ظہور قادیانی؛ قادیانی خلیفہ اور قادیانیوں سے فیصلہ کن سوال؛ جملہ مریدان مرزا غلام احمد سے ایک سوال؛ رسالہ ریویو قادیانی میں سفید جھوٹ؛ قادیانی مشن سے فیصلہ کن سوال؛ مولوی نورالدین خلیفہ قادیان سے چند سوال؛ قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ؛ قادیانی نبوت اور ہم؛ قادیانی خلیفہ صاحب؛ مرزائیوں کی شکست؛ حکیم نورالدین خلیفہ قادیانی سے چند سوال؛ تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ؛ قادیانی مناظرہ؛ قادیان میں تثلیث؛ قادیانی حرکت مذبوحی؛ قادیانی مذاق؛ منشی قاسم علی دہلوی کے چیلنج کا جواب؛ مولوی سرور شاہ مرزائی کا مبلغ علم؛ فتح قادیان پر حصول غنیمت؛ قادیانی مقابلہ؛ قادیانی وفد کا سفر اور ندوہ کا جلسہ؛ قادیانی خلیفہ کی خدمت میں مراسلہ؛ قادیانی گیدڑ بھبکی؛ قادیانی خلیفہ لاہور میں؛ قادیانی اخفاء حق؛ امامت و اقتداء؛ قادیانی خلیفہ کا تلون؛ تنقیح امامت قادیانی؛ قادیانی مسیح کا نشان؛ کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر اخبار بدر قادیان؛ خلیفہ قادیان سے سوال؛ قادیانی فیصلہ کی نگرانی؛ قادیانی مشن کا فیصلہ۔

یہ تینوں جلدیں عنقریب ماہنامہ محدث لاہور کی ویب سائیٹ: کتاب و سنت ڈاٹ کام۔ پر اپ لوڈ کروائی جارہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ردّ قادیانیت کے موضوع پر ہمارے بزرگوں کی سو سال سے زائد پرانی ان تحریروں سے آپ سب مستفید ہونگے۔ انشاء اللہ۔

○○○○○

نماز تحفۂ معراج

تحریر
جناب صاحبزادہ
حکیم طارق محمود ثاقب

واقعۂ معراج کے متعلق سال، مہینے، دن اور تاریخ کے بارے میں سیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔ عرف عام میں ۲۷ رجب نبوت کا دسواں سال مشہور ہے، لیکن اس پر بھی اکثر سیرت نگاروں نے اتفاق نہیں کیا۔ علامہ صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ نے اہل سیَر کے مختلف اقوال ذکر کیے ہیں اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ سب اقوال غلط ہیں۔ (الرحیق المختوم صفحہ نمبر ۲۳۷)

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ پر ہی اکتفاء کر رہا ہوں، لہٰذا اس کا جشن منانے کے لیے کسی تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ زمانہ نبوت سے لے کر خلفائے راشدین کے دور اختتام تک کسی نے معراج کے نام پر کوئی تقریب منعقد نہیں کی اور نہ ہی قرون اولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت موجود ہے، اگر ایسی تقریب کا انعقاد ضروری ہوتا تو سال اور مہینے میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

نہ جانے ۲۷ رجب کو کس نے اور کب تعیین کر کے مسلمانوں میں رواج دے دیا، قرآن مجید اور فرامین رسولِ معظم ﷺ سے معراج کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ واقعۂ معراج، رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ مسلمان تو کجا کوئی منصف مزاج غیر مسلم بھی اس معجزے کا انکار نہیں کر سکتا۔ خصوصاً سائنس کے اس دور میں جب کہ انسان کا دعویٰ ہے کہ وہ سورج اور چاند تک سیارے پہنچانے بلکہ خود وہاں تک پہنچنے کا دعویدار بھی ہے تو کیا انسان کو پیدا کرنے والے قادر مطلق کیلئے کیا مشکل ہے کہ وہ سید الانبیاء علیہ السلام کو اپنے ہاں بلا کر عجائبات قدرت کا مشاہدہ کرادے۔

قرآن مجید اور حدیث مصطفیٰ ﷺ اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ آپ کو معراج جسمانی ہوا یعنی جسد عنصری کے ساتھ، آسمانوں سے اوپر اللہ تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کے مقام تک آپ کو بلند کیا اور وہاں تین تحفے پیارے پیغمبر ﷺ کو پیش کیے گئے۔

① پنجگانہ نمازیں، ② سورۃ البقرہ کی آخری آئتیں
③ آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کے کبیرہ گناہوں کی بخشش، جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہوگا۔

حضرات غور فرمائیں! اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز کا حکم زمین پر وحی کے ذریعہ نازل فرمایا لیکن نماز ایک ایسا اہم فریضہ اور عظیم الشان تحفہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ زمین پر نہیں بلکہ پیغمبر خیر الوریٰ ﷺ کو آسمانوں کی بلندیوں پر بلا کر عطا فرمایا۔ اس واقعہ سے نماز کی اہمیت و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ دین اسلام کے پانچ ارکین میں سے نماز ایک اہم رکن ہے، نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا گیا۔ نماز مومن بندے اور کافر میں تمیز کرنے والی کسوٹی ہے، نماز سے دلوں کو سکون و قرار حاصل ہوتا ہے، نماز قرب الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلا پرچہ اور لازمی سوال نماز کا ہوگا، اس پیپر میں کامیاب تمام امتحانی پرچوں میں کامیاب قرار پائے گا، اس میں ناکامی پر عذاب الٰہی کا موجب بنے گا۔

آپ ﷺ جب واپس آتے ہوئے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزرنے لگے تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری امت پر ہر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت ہر دن رات میں پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا رب تعالیٰ کے پاس جاؤ اور تخفیف کرا لو، کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور اس تجربہ کی روشنی میں کہتا ہوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں دوبارہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس گیا اور اللہ تعالیٰ سے نمازیں کم کرنے کی درخواست کی تو رب العالمین نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ بھی زیادہ ہیں اور کم کرا لو، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بار بار تخفیف کی گزارش کرتا رہا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت پانچ نمازیں پڑھا کرے تو میں اَجر دس کا دوں گا اور ایک نیکی کا اجر ہمارے ہاں دس گنا ہے۔ آپ کی امت پانچ نمازیں پڑھے گی ان کے اعمال نامہ میں پچاس درج کی جائیں گی۔ یعنی پچاس نمازوں کا اجر و ثواب ملے گا۔

پڑھنے میں پانچ اور ثواب کے لحاظ سے پچاس، نبی رحمت ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا: جو نیکی کا ارادہ کرے گا اس کے لیے نیکی کرنے سے پہلے ہی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ، غور فرمائیں کہ پانچ نمازوں کا اجر پچاس کا پائیں، آج کتنے لوگ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہیں؟ اگر میں یوں کہوں تو بجا ہوگا کہ پانچ فیصد مسلمان نمازی ہیں لیکن ہم معراج بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں، کھانے اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے پکتے ہیں، جلوس نکالے جاتے ہیں، مسجدوں، مزاروں، سرکاری و غیر سرکاری اداروں اور عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ کوئی روزہ رکھتا ہے تو کوئی رات کا قیام کرتا نظر آتا ہے حالانکہ شریعت محمدیہ ﷺ میں ان رسومات کا کوئی ثبوت نہیں۔

معراج کی اصل روح (نماز) سے ہم غافل ہیں جس چیز کا ثبوت نہیں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جس چیز کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی پروا نہیں۔ نماز من جانب اللہ تحفہ ہے اس کی قدر کریں۔ غور فرمائیں کہ ہمارا کوئی عزیز، رشتہ دار ہمارے گھر تحفہ لے کر آجائے اور ہم اسے قبول نہ کریں یا قدر نہ کریں تو وہ ہمارے ساتھ تو تعلقات ختم کرنے کو تیار ہو جاتا ہے کیا رب العالمین کا ہم پر اتنا بھی حق نہیں کہ ہم نمازیں پڑھ کر اس کے تحفے کو قبول کریں۔

ترک نماز کیلئے وعید

☆ عمداً نماز چھوڑنا کفر ہے۔ (جامع الترمذی: ۲۶۲۱)

☆ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا گھر اور مال تباہ و برباد ہوگیا۔ (صحیح بخاری: ۵۵۲، مسلم: ۱۴۱۷)

☆ جو پانچ نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد رقم، ص: ۶۴۴۴)

☆ مسلمان بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔ (صحیح مسلم، ص: ۸۲، مسند احمد، ج ۳، ص: ۳۷۰)

ان احادیث کی روشنی میں ہمیں سوچنا ہوگا کہ نماز چھوڑنا کتنا بڑا سنگین جرم ہے۔

نماز کا چھوڑنا اللہ کے تحفے کی ناقدری اور قبول نہ کرنے کے مترادف ہے۔ نماز چھوڑنا اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم کا انکار ہے۔ میرے خیال میں جہاں عوام نماز چھوڑنے میں مجرم ہیں وہاں حکمران بھی پیچھے نہیں۔

تارک نماز کا کوئی بھی عمل اللہ کے ہاں قابلِ قبول نہیں، نہ حج، نہ قربانی، نہ روزے، نہ صدقہ و خیرات، شب معراج کا قیام کرنے والے کو روزہ رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

آیئے! ہم سب عہد کریں کہ تحفۂ معراج نماز کی ہر حال میں پابندی کریں گے۔ ان شاء اللہ

تصوّرِ جامعہ سلفیہ.....ایک تاریخی حقیقت!

تحریر جناب مولانا محمد یوسف انور

30 مارچ کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں فضلائے جامعہ کے منعقد ہونے والے عظیم الشان اور پررونق کنونشن سے اپنے مختصر سے خطاب میں راقم الحروف نے ایک تاریخی حقیقت سے سامعین کو آگاہ کیا۔ جس میں جامعہ کے تصور کی ایک جھلک اجاگر کی اور بھولی بسری یادوں کے طور پر بیان کیا کہ جامعہ کی تاسیس و بنیاد کا تذکرہ آپ حضرات نے پڑھا بھی ہے اور سنا بھی کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس 3-4 اپریل 1955ء کو لائل پور (فیصل آباد) میں مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے چچازاد بھائی مولانا سید محمد اسماعیل غزنویؒ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی اور 4 اپریل کی صبح جامعہ سلفیہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہے کہ اس روح پرور تقریب میں اپنے والدِ مرحوم کے ہمراہ موجود تھا۔

سطورِ ذیل کے ذریعے قارئین ''اہل حدیث'' اور احباب جماعت کے علم میں یہ لانا مقصود ہے کہ جامعہ کا تصور اور ایک اونچے درجہ کے مسلکی دارالعلوم کا خاکہ کن صدق وصفا کی پاکیزہ شخصیات کے ذہنوں میں آیا۔ اس بارے میں عرض ہے کہ متحدہ ہندوستان میں ہمارے مردم خیز شہر پٹی (حالیہ ضلع امرتسر) کی نئی منڈی کی جامع مسجد اہلحدیث کے خطیب اور ولی اللہ عالم دین مولانا سید عبدالرحمٰن شاہؒ نے اپنے دوستوں حکیم حافظ محمد احمد، میاں محمد عالم اور میاں دین محمد برادران (ٹھیکیداران اور رؤسائے شہر) کے سامنے ایک مجلس میں یہ تجویز رکھی کہ اگرچہ برصغیر کے چھوٹے بڑے مقامات پر دینی مدارس کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں لیکن بڑی سطح پر اور اعلیٰ پیمانہ پر دارالعلوم کا قیام عمل میں آنا چاہیے جس کی سند اور تعلیمی مرتبہ کو دنیا بھر میں وقعت و اہمیت ہو اور اس کے فضلاء کی حیثیت ممتاز فضیلت رکھتی ہو۔ جبکہ پٹی میں بھی ایک مدرسہ پہلے سے قائم تھا جس کا ذکر فاضل محترم مولانا محمد اسحٰق بھٹی حفظہ اللہ نے اپنی نئی تصنیف ''برصغیر میں اہلحدیث کی سرگزشت'' میں اس طرح کیا ہے:

مدرسہ محمدیہ پٹی: ضلع لاہور کا ایک قصبہ پٹی تھا جسے تقسیم ملک سے قبل اہلحدیث کے مشہور مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ وہاں کے لوگ نیکی اور دین داری میں بھی شہرت رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بھی مشہور تھے۔ پاکستان کی جماعت اہلحدیث کے متعدد ارکان کا تعلق اسی قصبہ پٹی سے ہے مثلاً موجودین میں سے میاں عبدالستار (سرگودھا) اور مولانا محمد یوسف انور اور مرحومین میں سے میاں محمد عالم، میاں دین محمد، مولانا عبدالعظیم انصاری، مولانا حکیم حافظ محمد احمد اور علیم ناصری کا تعلق اسی قصبہ پٹی سے تھا۔ وہاں جماعت اہلحدیث کا دینی مدرسہ ایک مدت سے قائم تھا جس میں مولانا ہدایت اللہ ندوی اور مولانا عبدالرحمٰن لکھوی (بن حضرت مولانا عطاء اللہ لکھویؒ) خدمتِ تدریس پر مامور تھے۔ اس مدرسہ کے مہتمم و سرپرست مولانا محمد علی قصوری مرحوم تھے۔ یہ مدرسہ بھی اگست ۱۹۴۷ء میں ختم ہوگیا۔

جس طرح 1930ء میں خطبہ الہ آباد کے موقع پر علامہ اقبال نے پاکستان کا تصور پیش کیا تھا جس کی تائید کرنے والے دیگر قائدین میں علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بھی تھے۔ اسی طرح ہماری اس عظیم دانش گاہ جامعہ سلفیہ کا تصور پیش کرنے والی علمی شخصیت اور اس کی تائید کرنے والے صدق وصفا اور جودوسخا کے دریا دل اصحابِ ثروت تھے۔ اور وہ تھے میاں محمد عالم و میاں دین محمد برادران اور حکیم حافظ محمد احمد مرحومین۔ چنانچہ انہوں نے تقسیم ملک سے اڑھائی سال پہلے پٹی کے قلعہ نما تھانہ سے ملحقہ تین ایکڑ کے قریب اراضی خرید کر آٹھ دس کمرے، خوبصورت ہال اور پارک تعمیر کئے۔ میاں برادران مغل برادری سے تعلق رکھتے تھے، دوسری بڑی برادری شیخ تھی جن کے سرکردہ حضرات میں سے حاجی فیروز دین (نانّا جان، ارشد عمران فیصل آباد) بابو فیروز دین (والد ڈاکٹر شفیق احمد ڈینٹل سرجن فیصل آباد) اور حاجی محمد علی تھے۔ دیگر نمایاں معاونین حافظ عبدالرحمٰن پٹوی ثم قصوری، میرے والد مرحوم حاجی عبدالرحمٰن، صوفی جمال دین (والد مرحوم حافظ حبیب الرحمان، چودھری خلیل الرحمٰن، قاری محمد سعید عبدالحکیم ضلع خانیوال) انصاری برادری میں سے مولانا عبدالعظیم انصاری، حاجی محمد ابراہیم انصاری ترن تارن (والد مرحوم عثمان ابراہیم انصاری مرکزی وزیر)، مولانا محمد یحییٰ انصاری کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان تمام حضرات نے جگہ کی خرید اور پھر تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ لوگ گردوپیش اور ملک کے کسی بھی شہر میں مالی تعاون کے لئے نہیں گئے۔ یہ ان کی بہت بڑی سخاوت اور ایثار تھا جو بلند پایہ علمائے باعمل اور شائستہ تاجروں کے خلوص کا نتیجہ تھا۔

الغرض ایک شاندار علمی مرکزی جامعہ (یونیورسٹی) کی داغ بیل ڈالی گئی جس کی تعمیر و ترقی کیلئے ایک مشن کے طور پر مندرجہ بالا خلوص بھری شخصیات جدوجہد کرتی رہیں۔ تعلیمات کے تین شعبے: درس نظامی، حفظ وقرأت قرآن مجید اور میٹرک تک ہائی سکول قائم کئے گئے۔ ان سطور کے راقم نے ناظرہ قرآن مجید اور پرائمری کے دو سال اسی درسگاہ میں تعلیم پائی۔ جامعہ کا نام دارالعلوم محمدیہ رکھا گیا اور مدرسہ محمدیہ جو محلّہ مومن آباد کی مسجد میں تھا اسے اسی بڑی جامعہ میں مدغم کر دیا گیا۔ تمام علوم کی نگرانی و سرپرستی قصوری خاندان کے عظیم راہنما مولانا محمد علی قصوریؒ کرتے تھے۔

اس دارالعلوم کا باقاعدہ افتتاح ایک عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر کیا گیا۔ جس میں برصغیر کی بلند مرتبت علمی شخصیات مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا سید محمد شریف گھڑیالوی، مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح، مولانا عبدالمجید سوہدری، مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا حافظ محمد ابراہیم باقی پوری ثم حافظ آبادی، مولانا عبداللہ ثانی، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا علی محمد صمصام، مولانا احمد الدین گکھڑوی، مولانا نور حسین گرجاکھی (رحمۃ اللہ علیہم)۔ یہ اُن علمائے عظام کے نام ہیں جنہیں میں نے کانفرنس میں دیکھا اور ان کی تقریروں

کا ہلکا سا تاثر یادداشتوں میں آرہا ہے۔ ایک نشست میں مولانا گکھڑوی اور حافظ عبدالقادر کی شعلہ بار تقریریں سن کر مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ علیہ نے دونوں کو تھپکی دے کر فرمایا تھا کہ میرے بعد میدانِ مناظرہ میں ان شاء اللہ یہ نوجوان سرفہرست ہوں گے۔ اس زمانہ میں بھی قادیانیوں، چکڑالویوں اور عیسائی پادریوں اور ہندو پنڈتوں سے آئے دن یہ علماء مناظرہ کرتے تھے۔ دیوبندی حضرات اور بریلوی مناظرین سے بھی ہمارے یہ علماء نپٹتے رہتے تھے۔

نوزائیدہ مملکت پاکستان کے وجود میں آنے پر دینی ومسلکی جذبہ سے سرشار پٹی کے یہ بزرگ حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ، میاں دین محمد اور میاں محمد عالم، حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تقسیم کے دلخراش موقع پر علماء کی شہادتوں، قربانیوں اور مدارس و کتب خانوں کے ضیاع کا تذکرہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ پٹی میں ہم نے جو علمی ادارہ قائم کیا تھا اُس کا نعم البدل ہمیں ایسے علمی گہوارہ کی شکل میں قائم کرنا چاہیے جس کی منصوبہ سازی آپ ہی کی سرپرستی و راہنمائی میں ہونی چاہیے۔ چنانچہ مولانا غزنوی نے اپنے رفقاء مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحومین کی متعدد تجاویز و مشاورت کے بعد طے کیا کہ انٹرنیشنل سطح پر یہ دارالعلوم پنجاب کے وسطی شہر لائل پور (فیصل آباد) میں قائم کیا جائے۔ مدت مدید گزرنے کے باوجود مجھے وہ لمحات یاد ہیں۔ اغلب خیال ہے کہ ۵۵ء کے آغاز کا کوئی مہینہ تھا جبکہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار جہاں نماز مغرب کے بعد فیصل آباد کے علماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ویرووالوی، مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحٰق چیمہ، مولانا عبیداللہ احرار، مولانا عبدالواحد، حکیم نورالدین صدر انجمن اہلحدیث، مولانا محمد یعقوب بھامبڑی (شافی دواخانہ) اور شہر کے ممتاز تاجران شدت سے منتظر تھے، اُس تاریخی وفد کے جس میں مولانا غزنوی کی قیادت میں سید عبدالرحمٰن شاہ پٹوی، میاں محمد عالم پٹوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی تشریف لانے والے تھے، جونہی ان علماء وصلحاء کی تشریف آوری ہوئی تو ماحول میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ شرکائے مجلس کے اعتماد اور مشوروں کے بعد جامعہ سلفیہ کے قیام وتاسیس کا باضابطہ فیصلہ کیا گیا۔ چند ہفتوں بعد وہ روزِ سعید بھی آیا جب عظیم الشان کانفرنس کے خوشگوار موقع پر ۴اپریل ۵۵ء کی صبح جامعہ سلفیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ پاکستان بننے پر کھڈیاں ضلع قصور میں قیام پذیر ہوئے تھے۔ وہاں کی جامع مسجد اہلحدیث میں خطابت و درس وتدریس اور رشد و ہدایت کے چراغ جلاتے رہے لیکن وہ جامعہ سلفیہ کی تاسیس کے مبارک موقع سے چند ماہ قبل انتقال فرما گئے۔ آجکل اُن کے جانشین اُن کے زاہد و تقویٰ شعار فرزند مولانا سید عبدالغفور شاہ حفظہ اللہ دینی وملی ومسلکی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ☆☆☆☆☆

تقریب تکمیل حفظ القرآن وترجمۃ القرآن

18 مئی بروز اتوار صبح 9 بجے مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروزوٹواں میں تکمیل قرآن کے موقع پر ایک بابرکت تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں تین بچوں نے حفظ القرآن اور چار بچوں نے ترجمۃ القرآن مکمل کیا۔ قاری عمار فاروق سعیدی، مولانا ابوذر محمد زکریا نے خطابات فرمائے۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی جناب ملک شفقت احمد وٹو، قاری امان اللہ اور قاری عبداللہ شاکر نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ان کے علاوہ کثیر تعداد میں معززین علاقہ، اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ آخر میں تمام شرکاء کو ضیافت دی گئی۔

منجانب:۔ ابوعبداللہ محمد نواز ضیاء ناظم مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروزوٹواں شیخوپورہ 0300-8171944

خطبہ جمعۃ المبارک

13 جون 2014ء کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکز ابن حنبلؒ اہلحدیث کچا ایمن آباد روڈ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا شفیق الرحمٰن شاہ چشتی (آف جھنگ) ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب:۔ صاحبزادہ حجاج اللہ صمدانی مہتمم مرکز ہذا

0321-6465017

ضرورتِ مدرس

جامعہ ابی ہریرہ مسجد طیبہ اہل حدیث شرقپور میں حفظ وتجوید کیلئے ایک سلفی العقیدہ مخلص ماہر تجوید وقرأت قاری صاحب کی فوری ضرورت ہے جو حفظ کے ساتھ ساتھ بوقتِ ضرورت تجوید بھی پڑھا سکیں۔ خواہشمند حضرات جلد رابطہ فرمائیں، معاوضہ معقول ہوگا۔

رابطہ قاری محمد بلال قریشی 0301-4820611

وضاحت

شمارہ نمبر 50 مجریہ 27 دسمبر تا 2 جنوری 2014ء ص 8 پر کالم نمبر 2 کے الفاظ ''یہاں پر بسبیل نکتہ تا چشمے کا پانی پیو'' یہ سطور قوسین میں ہیں۔ ادارہ اسے درست نہیں سمجھتا۔ (ادارہ)

تبصرے

نام کتاب: **جواہر الاحادیث**

مرتب: جناب محمد ابراہیم محمدی حفظہ اللہ

ناشر: ادارہ تعلیم الاسلام وزیرآباد صفحات: 115

ملنے کے پتے: مرکزی جامع مسجد منانیہ اہل حدیث پرانی سرائے وزیرآباد 0301-7114927

جامع مسجد محمدی اہل حدیث اکبر آباد سیالکوٹ 0332-2541616

تبصرہ نگار: محمد یٰسین طٰہٰ

بلاشبہ ہدایت کا سرچشمہ شریعت محمدیہ ہے۔ جس کی بنیاد وحی الٰہی ہے جس کی دو اقسام ہیں۔ (1) وحی جلی (قرآن مجید) (2) وحی خفی (حدیث نبوی)

رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ)) کہ مجھے قرآن مجید اور اس کی مثل (حدیث شریف) عطا کی گئی۔ لہٰذا قرآن پاک کے مفاہیم ومطالب کو جاننے کیلئے حدیث نبوی کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ (توبۃ:۳۶) کہ مہینوں کی تعداد اللہ کے ہاں بارہ ہے۔ وہ کون سے بارہ ہیں اور ان کی ترتیب کیا ہے؟ اس کا جواب حدیث نبوی میں ملتا ہے۔ المختصر یہ کہ اگر ہم اندازِ زندگی، عبادت و ریاضت، حکومت وسیاست، صنعت وتجارت۔ الغرض مہد سے لحد تک پابند شریعت رہنا چاہتے ہیں تو اسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کرنا ہوگی جس کیلئے کتب احادیث کا مطالعہ ضروری ہے۔ افادۂ عام کیلئے بہت سارے علماء نے چھوٹی چھوٹی کتابوں میں احادیث کو جمع کیا ہے جن کے ذریعہ ہم بآسانی اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔ زیرتبصرہ کتاب ''جواہر الاحادیث'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں فاضل مؤلف نے (جو دیگر متعدد کتابوں کے بھی مصنف ہیں) نے حقوق اللہ، حقوق العباد، عائلی، معاشی، حسنِ معاشرت، آداب، تذکرہ اسلاف اور ادعیہ ماثورہ سمیت بہت سارے مضامین پر مشتمل احادیث مبارکہ کو جمع کر دیا ہے۔ کتاب کی خوبیوں میں نمایاں خوبی یہ ہے کہ احادیث مبارکہ باعراب، آسان اور اردو ترجمہ کے ساتھ ترتیب دی گئی ہیں۔ مشکل الفاظ کے معانی اور مختصر تشریحات بھی دی گئی ہیں۔ تخریج وتحقیق کے اہتمام سے کتاب کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر: جناب مولانا محمد یٰسین ظفر

الف اعلان اور پاک اسٹی ٹیوٹ فارپیس اسٹڈیز کے اشتراک سے ایک روزہ قومی سیمینار بعنوان ''پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں اور ہماری ذمہ داریاں'' ہوٹل کراؤن پلازہ بلیوایریا اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ افتتاحی نشست میں راقم الحروف نے ''تعلیمی اداروں کی کارکردگی اور خود احتسابی کی ضرورت'' پر اظہار خیال کیا۔ گفتگو کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

حمد وثناء کے بعد! سب سے پہلے میں حامد رانا، مشرف زیدی اور مجتبیٰ راٹھور کا شکر گزار ہوں جو گاہے بگاہے بعض قومی مسائل پر علماء اور اصحاب فکر ودانش کو یکجا کر کے اظہار خیال اور غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں۔ خاص کر وطن عزیز میں تعلیمی مسائل اور روز افزوں پیدا ہونے والے بحران پر یہ سیمینار یقیناً وقت کی اہم ضرورت ہے۔ امید ہے شرکاء اچھی تجاویز اور قابل عمل حل کے ساتھ اسکا اختتام کریں گے۔

میں اپنے اصل موضوع پر گفتگو سے پہلے دو ایک باتوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں معلوم ہیں۔ اس پر بات کرنے کی بجائے علاج تجویز کیا جائے تا کہ اسکی روشنی میں تعلیم کو فروغ دیا جاسکے۔ دوسری بات یہ کہ پاکستان میں تعلیم ہائی جیک ہوگئی ہے اور تعلیم ایک دھندہ بن کر رہ گئی ہے۔ ہمیں تعلیم کو ہائی جیکروں سے آزاد کرانا ہوگا۔ تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان میں طبقاتی نظام تعلیم کی وجہ سے تعلیمی کلب وجود میں آگئے ہیں۔ ایک کلب کا رکن کسی دوسرے کلب میں جانے کی جرأت نہیں کرتا۔ کلیدی عہدوں پر (Key Post) پر جو طبقہ پر جمان ہے وہ کسی صورت میں دیگر اداروں کے فضلاء کو قبول نہیں کرتے۔ لہذا یہاں انہی لوگوں کی اجارہ داری ہے اور نسل درنسل یہ سلسلہ جاری ہے۔ چوتھی بات ذرائع ابلاغ کی ہے جن کا اصل کام ہی تعلیم کا فروغ تھا۔ اپنے پروگرامز کے ذریعے لوگوں کو تعلیم دیتے اور تربیت کا اہتمام کرتے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کا قبلہ تبدیل ہو گیا ہے اور اب یہ ذرائع معاشرے میں بگاڑ کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

مشرف زیدی صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ الف اعلان کے تحت انہیں بلائیں اور انہیں اصل ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔

حضرات! میرا اصل موضوع تعلیمی اداروں کی کارکردگی اور خود احتسابی کی ضرورت ہے۔ تعلیمی اداروں کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ

تعلیمی ادارے کے سربراہ کی ذاتی دلچسپی اور شوق دراصل ادارے کو بام عروج پر پہنچاتا ہے۔ تعلیمی ادارے کی صرف خوبصورت بلڈنگ کامیابی کی ضمانت نہیں بلکہ ادارے میں تعلیم وتحقیق کا کام ازحد ضروری ہے۔ تعلیم مقتضی حال کے مطابق ہو، زمانے کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہو اور اسلوب تدریس عام فہم ہو۔

آسان لفظوں میں کسی تعلیمی ادارے کی کارکردگی کو جاننے کے لیے اس کے تمام اجزاء کا حقیقی جائزہ لینا ہوگا۔ اگر ہر جزء صحیح کام کر رہا ہے تو کامیابی یقینی ہے۔ ورنہ اس میں نقائص ہونگے۔ اجزاء درج ذیل ہیں:

(1) طالب علم (2) نصاب (3) استاد
(4) سکول (5) والدین

(1) طالب علم: تعلیمی ادارے کا اہم جزء ہے جسکی محنت سے اچھا نتیجہ تعلیمی ادارے کی نیک نامی کا ذریعہ ہے۔ طالب علم کا اخلاص، سنجیدگی، متانت، علم کی طلب وجستجو ازحد ضروری ہے۔ طالب علم وقت کا پابند اور مؤدب ہو۔ اسباق کو رٹہ لگانے کی بجائے اسے سمجھنے کو کوشش کرے۔ ہوم ورک اہتمام سے کرے۔ اپنا نصب العین اور مقصد متعین کرے اور اس کے حصول کے لیے پوری لگن اور محنت سے پڑھے۔

(2) نصاب: تعلیمی ادارے میں مقرر کی گئی مخصوص کتابوں کو نصاب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہر مرحلے کے لیے مختلف کتابیں ہوتی ہے۔ مثلاً پرائمری سال اول میں حروف تہجی یا عدد کے لیے گنتی وغیرہ۔ جیسے جیسے یہ مرحلہ بڑھتا جاتا ہے، کتابوں کا معیار بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ کامیاب تعلیمی ادارے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی کتابوں کا چناؤ کرے جو طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق ہوں، ان میں استعداد پیدا کرسکیں اور نصاب حالات کے مطابق ہو۔ ضروری مضامین کی صحیح نمائندگی ہو۔ منتخب شعبے کی رہنمائی کرنے والی ہوں۔ آسان اور عام فہم ہو اور سب سے بڑھ کر قومی زبان میں ہوں۔ نصاب کا قومی زبان میں ہونا اس لیے ضروری ہے کہ اس زبان میں نصاب کو پڑھانا سمجھنا آسان ہے۔ پوری دنیا میں یہی طریقہ رائج ہے۔ مثلاً ترکی، چائنا، ایران، عرب ممالک وغیرہ۔ جن سے آجکل ہمارے حکمران گہرے تعلقات قائم کر رہے ہیں اور ان سے تجارتی، اقتصادی، ترقیاتی معاہدے کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ یہ سب کچھ تو پاکستان میں درآمد کر رہے ہیں۔ لیکن ذریعہ تعلیم معلوم نہیں کر رہے یا اسکی بات نہیں کر رہے۔ قومی زبان میں تعلیم کے فوائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر کوئی پرائمری کے بعد تعلیم ترک بھی کر دے تو اس میں اتنی استعداد ضرور ہوگی کہ وہ اردو میں لکھ پڑھ سکے گا۔ عجیب تماشہ ہے چند سال پہلے پرائمری میں ذریعہ تعلیم انگلش قرار دیا گیا لیکن اب دوبارہ پہلے تین سالوں میں اردو کر دیا گیا۔ ایسے تعلیمی ادارے کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے جن میں استحکام نہ ہو۔

آج کل دینی مدارس پر بھی تنقید ہوتی ہے لیکن مدارس کے مخالفین کو یہ معلوم نہیں کہ تمام دینی مدارس جو اپنے اپنے وفاق کے ساتھ منسلک ہیں، ان میں ایک نصاب زیر تدریس ہے۔ کراچی سے بلتستان تک ایک نصاب اور ایک نظام ہے۔ قومی وحدت کی اس سے بہتر مثال نہیں مل سکتی اور یہ نصاب جمود کا شکار بھی نہیں۔ اس پر سالانہ غور وفکر ہوتا ہے اور حسب ضرورت ترمیم واضافہ تجویز کیا جاتا ہے اور پورے استحکام کے ساتھ یہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

(3) استاذ: تعلیمی ادارے کی بہترین کارکردگی کا

انحصار باکردار اور باصلاحیت استاذ کے سر ہے۔ استاذ صاحب علم ہو، خاص کر وہ نصاب کو سمجھتا ہو اور دوسروں کو سمجھانے کا سلیقہ آتا ہو۔ زبان صاف ہو، استاذ تربیت یافتہ ہو، نان پروفیشنل اساتذہ تعلیمی ادارے کی ناکامی کا باعث ہیں۔ (جیسا کہ آج کل پرائیویٹ سکولوں میں ہزار بارہ سو میں استانیاں بھرتی کر لیتے ہیں) استاذ جو مضامین پڑھاتا ہو اس کا حق ادا کرے۔ استاذ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کے ساتھ ہمدردی رکھے۔ پورے خلوص اور محبت کے ساتھ معاملہ کرے اور ان میں علمی استعداد پیدا کرے۔

اگرچہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موجودہ حالات میں ستر کی دہائی کے بھرتی اساتذہ حق ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ موجودہ تیز ترین ذرائع ابلاغ اور جدید سہولتوں سے آراستہ ٹیکنالوجی سے یہ اساتذہ واقف نہیں جبکہ نئی پود اس سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس میں شک نہیں لیکن یہ تو تعلیمی اداروں کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کو جدید سہولتوں سے مزین کریں اور سالانہ تربیتی ورکشاپ رکھیں تاکہ وہ اسلوب تدریس میں جدت اختیار کر سکیں۔

(4) سکول:۔ اس جزء میں دو باتیں نہایت اہم ہیں۔ پہلی بات تعلیمی ادارے کا سربراہ اور دوسری سکول کی بلڈنگ اور ماحول۔

الف۔ تعلیمی ادارے کا سربراہ پیشہ ور ہونا چاہیے۔ وہی تعلیمی کارکردگی میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ آجکل بہت سے تعلیمی اداروں میں غیر پیشہ ور سربراہ مسلط ہیں۔ وہ ادارے کو کمرشل بنیاد پر چلاتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیمی کارکردگی صفر ہے۔ سربراہ ذاتی دلچسپی لے اور تعلیم کے فروغ کا شوق رکھتا ہو۔ ادارے کی ترقی کے لیے نئے نئے آئیڈیل تلاش کرے۔ نقائص کا ادارک کرے اور انکی اصلاح میں فوری اقدامات اٹھائے۔ اساتذہ کرام کو ادارے کی ترقی میں فعال کرے، ان کے مشوروں کو اہمیت دے، طلبہ اور اساتذہ کی حسن کارکردگی پر حوصلہ افزائی کرے۔

پرنسپل محض دفتر میں بیٹھ کر اساتذہ اور طلبہ کی حاضری نہ چیک کرے بلکہ ادارے کی کامیابی کے لیے بہترین منصوبہ بندی کرے۔ بہت عرصہ قبل ایک عام آدمی نے مجھے یہ بات سمجھائی کہ پرنسپل کا مطلب پورے تعلیمی ادارے کو حرکت میں رکھنا ہے۔ وہ مستقبل کی بہتر پلاننگ کرے اور اچھے تجربے کرے۔

ب۔ سکول کی بلڈنگ اور ماحول تعلیمی کارکردگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سکول کی عمارت کو دیکھ کر بخوبی اندازہ ہو کہ یہ تعلیمی ادارہ ہے۔ بدقسمتی سے آج بہت سارے سکول رہائشی عمارتوں اور کوٹھیوں میں قائم ہیں۔ بچے گھر کے ماحول سے نکل کر جب سکول پہنچتے ہیں تو انہیں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا، سکول بھی گھر جیسا ہے۔ اس لیے تعلیمی ماحول نہیں بنتا جس کی وجہ سے بچے پڑھنے کے لیے سنجیدہ نہیں ہوتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سکول کا ماحول گھر سے مختلف ہو۔ کلاس رومز روشن اور ہوادار ہوں۔ وائٹ بورڈ نمایاں نظر آئے۔ درو دیوار پر نصیحت آموز اقوال زریں، آیات اور احادیث لکھی ہوں۔ تعلیم پر ابھارنے والی نظمیں یا اشعار لکھے ہوں۔ قلم اور کتاب کی تصاویر نمایاں ہوں۔ بچوں کی جسمانی صحت کیلئے کھیل کا گراؤنڈ ہونا بھی لازمی ہے۔ تاکہ بچوں کو احساس ہو کہ وہ کسی تعلیمی ادارے میں موجود ہیں۔

(5) والدین:۔ والدین کی معاونت کے بغیر تعلیمی ادارہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا۔ طالب علم کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے والدین تعلیمی اداروں سے رابطہ رکھیں اور بچے کی نگرانی کریں۔ ادارے کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ بچے کی کارکردگی اور حاضری سے والدین کو مطلع کریں۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ جب طالب علم سے کہا جائے کہ آپ کی کارکردگی سے والدین کو مطلع کیا جائے گا تو وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ ویسے اکثر والدین صرف اس وقت ادارے سے رابطہ کرتے ہیں جب رخصت درکار ہو۔ کبھی بھی اس کی کارکردگی یا امتحانی نتائج معلوم کرنے کے لیے رابطہ نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے بچے غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور نتائج انتہائی مایوس کن ہوتے ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ والدین اپنے بچوں کے بستے بھی چیک نہیں کرتے، نہ اس کا ہوم ورک دیکھتے ہیں اور بچہ والدین کی غفلت سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

موضوع کا دوسرا حصہ ''خود احتسابی کی ضرورت'' ایک مسلمان آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ مرنے کے بعد اس اکیلے نے اللہ کے حضور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ یہ تصور بذات خود ایک مسلمان میں احساس ذمہ داری پیدا کر دیتا ہے۔ وہ خود اپنے کام کو پوری دیانت داری سے سرانجام دیتا ہے۔ وہ طالب علم ہو یا استاذ، وہ سربراہ ادارہ ہو یا والدین۔ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام مکمل کرتے ہیں تو از خود تعلیمی ادارہ کامیابیوں کی طرف گامزن ہوگا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس لیے اپنے عُمال کو یہ فرمایا کرتے تھے کہ "حاسبوا قبل ان تحاسبوا" کسی کے محاسبہ سے پہلے اپنا احتساب خود کیا کرو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا "القیس من دانا نفسه" عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس نے آخرت کے لیے کیا تیاری کی۔ اگر تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے از خود یہ عمل شروع کریں تو بلاشبہ تعلیمی کارکردگی بہت شاندار ہو سکتی ہے۔

آخر میں دوبارہ تمام منتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس اہم قومی مسئلہ پر اظہار خیال کا موقعہ دیا۔

*****

ہری پور میں نفاذ اسلام کانفرنس

30 اپریل 2014ء کو مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ ملک پورہ ہری پور میں زیر صدارت حافظ سعید الرحمٰن خطیب ہری پور، نفاذ اسلام کانفرنس زیر اہتمام اہلحدیث یوتھ فورس ہری پور منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ نے کہا کہ ملک میں سوچی سمجھی سازش کے تحت فحاشی وعریانی، دہشت گردی، لاقانونیت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ہم اس کے سدباب اور نفاذ اسلام کی عملی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

حافظ محمد اسماعیل بلوچ نے عظمتِ مصطفیٰ پر مدلل ومفصل خطاب فرمایا۔ حاجی غلام مصطفیٰ چوہان امیر ضلع ہری پور نے اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں کو اور بالخصوص سٹی کابینہ کے ارکان کو خراج تحسین پیش کیا اور کانفرنس کے انعقاد کو سراہا۔

علامہ حافظ طارق محمود یزدانی امیر ضلع گجرات نے فرمایا کہ آج ہمیں اپنے آپ پر اپنی مسجد میں اپنے محلے میں اپنے ضلع پر اسلام نافذ کرنے کی ضرورت ہے پھر اس کی برکات وثمرات پورے ملک پر نظر آئیں گے۔

حافظ محمد ابراہیم خلیل ناظم ضلع ہری پور نے شرکاء جلسہ، علماء کرام، مقررین اور آنے والے وفود کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حافظ سعید الرحمٰن نے صدارتی کلمات فرمائے اور ان ہی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

منجانب:۔ حافظ محمد ابراہیم خلیل ناظم ضلع ہری پور

یادِ رفتگان

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر
جناب عبدالرشید عراقی

ضلع گوجرانوالہ کا ایک تاریخی قصبہ سوہدرہ ہے جو وزیرآباد سے شمال کی طرف تقریباً ۷ کلومیٹر پر واقع ہے۔ سوہدرہ ایک تاریخی قصبہ ہے۔ تاریخ کی کتابیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ اس قصبہ کو سلطان محمود غزنوی کے غلام ملک ایاز نے آباد کیا تھا۔ توزک جہانگیری اور 'تاریخ فرشتہ' میں بھی سوہدرہ کا ذکر ملتا ہے۔ اکبر ملک نے اپنی کتاب ''تاریخ پنجاب'' میں لکھا ہے کہ

''سوہدرہ مغل فرمانرواؤں کے عہد میں فوجی چھاؤنی تھی، شاہ جہانگیر جب کشمیر جاتا تھا تو راستہ میں سوہدرہ میں دو چار روز قیام کرتا تھا۔''

سوہدرہ میں ایک علمی خاندان مدتوں سے آباد تھا جو علوی خاندان کے نام سے معروف تھا۔ اس خاندان کے تقریباً سب لوگ دین اسلام کے شیدائی اور علم و عمل کے اعتبار سے عوام و خواص میں خاصے مقبول تھے۔ ماضی قریب میں اس خاندان کے چشم و چراغ مولانا غلام نبی الربانی اپنے دور کے نامور عالم دین، متبع سنت، داعی الی اللہ اور بہت بڑے مبلغ و واعظ تھے۔ ان کا شمار اولیائے کرام میں ہوتا تھا۔ شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی، عارف باللہ مولانا سید عبداللہ غزنوی اور حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی سے مستفیض تھے۔ انہوں نے ۱۳۴۸ھ میں سوہدرہ میں رحلت فرمائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا غلام نبی الربانی کے صاحبزادے مولانا عبدالحمید سوہدروی تھے۔ جو اپنے وقت کے مشہور عالم دین، محدث، مؤرخ، محقق اور اعلیٰ درجہ کے مدرس، واعظ اور مبلغ تھے۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (م ۱۳۳۴ھ)، شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)، علامہ شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (صاحب عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد م ۱۳۲۹ھ) اور علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانی نزیل بھوپال (م ۱۳۲۷ھ) سے کی تھی۔ درس و تدریس میں ان کا پایہ بہت بلند تھا اور ان کا وعظ بڑا جامع اور پرتاثیر ہوتا تھا۔ انہوں نے ۱۳۳۰ھ میں ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے تلمیذ رشید مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۶ء) صاحب ''تراجم علمائے حدیث ہند'' لکھتے ہیں کہ

''عمر بہت تھوڑی پائی، زندہ رہتے تو نام پیدا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔''

مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی

مولانا عبدالحمید سوہدروی کے صاحبزادے، مولانا غلام نبی الربانی کے پوتے اور اُستاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے مولانا عبدالمجید نجیب الطرفین تھے۔ اُستاد پنجاب کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ۴۰ مرتبہ صحیح بخاری کا درس دیا۔ برصغیر پاک و ہند کے نامور علمائے کرام آپ کے شاگرد تھے، مثلاً

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۷ھ)، امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م ۱۳۷۵ھ)، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)، شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی (م ۱۹۶۸ء)، حضرت الاستاذ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) رحمہم اللہ اجمعین۔

مولانا عبدالمجید سوہدروی کا سنِ ولادت جنوری ۱۹۰۱ء ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا غلام نبی الربانی سے کی اور تکمیل مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ سے کی۔ ۲۰ سال کی عمر میں علوم اسلامیہ سے فراغت پائی۔ فراغت کے بعد اپنے وطن سوہدرہ واپس تشریف لائے اور دین اسلام کی نشرواشاعت میں مصروف عمل ہوئے۔ اس سلسلہ میں آپ کو زیادہ محنت نہ کرنا پڑی۔ کیونکہ آپ کے دادا محترم اور والد بزرگوار نے اشاعتِ اسلام اور شرک و بدعت و محدثات کی تردید میں جو خدمات انجام دی تھیں، وہ قابل تعریف اور لائق تحسین تھیں۔ مولانا عبدالمجید نے اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چل کر توحید و سنت کی اشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

مولانا عبدالمجید خادم نے اشاعت دین اسلام اور کتاب وسنت کی ترقی و ترویج کے لئے اخبار کو ذریعہ بنایا۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں آپ نے سوہدرہ سے ''ماہنامہ مسلمان'' جاری کیا جو کچھ مدت بعد ہفتہ وار ہوگیا۔ یہ اخبار مسلسل جون ۱۹۴۹ء تک دین اسلام کی خدمت میں مصروف رہا۔ جون ۱۹۴۹ء میں آپ نے سوہدرہ سے ہفت روزہ جریدہ اہلحدیث جاری کیا۔ یہ اخبار آپ کی وفات نومبر ۱۹۴۹ء تک خدمت دین اسلام اور کتاب وسنت کی ترقی و ترویج میں مصروف رہا۔

مولانا عبدالمجید خادم نامور طبیب تھے اور طب میں بھی انہیں خاص مقام حاصل تھا۔ آپ ایک طبی رسالہ بنام ''طبی میگزین'' بھی شائع کرتے تھے جس میں طبی مضامین شائع ہوئے تھے۔ مولانا عبدالمجید خادم کا شمار پنجاب کے مشہور واعظین میں ہوتا تھا۔ واعظ و مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

طبی تصانیف اور اسلامی و دینی تصانیف

دونوں کی مجموعی تعداد (۷۰) کے قریب بنتی ہے۔

طبی تصانیف میں ''عورتوں کا حکیم'' پانچ ہزار مجربات (۲ جلد) اور ''بچوں کا حکیم'' ان کی مشہور تصانیف میں۔

اسلامی کتب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ''رہبر کامل ﷺ'' ان کی مشہور تصنیف ہے جس کے اب تک (۱۶) ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ کی تصانیف میں دولت مند صحابہ، انگریز اور وہابی، تحریک وہابیت، سیرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور اُستاد پنجاب سیرت مولانا ابوالکلام آزاد، حدیث کی پہلی تا چوتھی کتاب اور تاریخ المشاہیر (جلد دوم) مشہور ہیں۔

جماعت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے میں بھی مولانا عبدالمجید خادم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں انجمن اہلحدیث پنجاب کا قیام عمل میں آیا تو اس کے پہلے صدر مولانا عبدالقادر قصوری اور ناظم اعلیٰ مولانا ثناء اللہ امرتسری منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں یہ دونوں علمائے کرام اپنے عہدوں سے سبکدوش ہوگئے تو علامہ

باقی صفحہ 9 پر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا سرگرمیاں

ذرائع ابلاغ خاص طور پر انٹرنیٹ نے بے حد اہمیت ومقبولیت حاصل کر لی ہے۔ کیونکہ یہ ایسا پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعے برق رفتاری کے ساتھ اپنا پیغام دوسروں تک منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی وسماجی جماعتیں، این جی اوز اور مختلف طبقہ ہائے فکر اپنے نظریات کی ترویج کے لئے انٹر نیٹ سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دینی جماعتیں بھی اس ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھانے لگی ہیں۔ صد شکر کہ مرکزی جمعیت کی دور اندیش اور بصیرت مند قیادت نے بھی اس کا بروقت اور بھرپور احساس کیا۔ چنانچہ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے مرکزی عاملہ کے منعقدہ اجلاس 10 نومبر 2013ء میں جماعت کی جدید ترین خصوصیات کی حامل ویب سائٹ بنانے اور سوشل میڈیا پر جماعتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا ٹاسک پیغام ٹی وی سائبر ڈیپارٹمنٹ کو سونپا۔

الحمدللہ! اگلے ہی ماہ یعنی دسمبر 2013 سے پیغام ٹی وی سائبر ٹیم نے اس کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ جماعت کی ایک مستقل ویب سائٹ (www.ahlehadith.org) کو فعال بنایا گیا۔ سوشل میڈیا (گوگل پلس، ٹویٹر، لنکڈ اِن) اور خاص طور پر فیس بک (www.facebook.com/mjah106) پر جماعتی سرگرمیاں جاری ہوئیں، قائدین کے بیانات، ملک بھر میں ہونے والے اجلاس کی ویڈیوز، ہفت روزہ اہل حدیث، اہم اجلاس کی تصاویر اور پھر گرافکس احادیث سمیت مسلکی مواد یہاں سے مہیا ہونے لگا۔ الحمدللہ! ویب سائٹ اور سوشل میڈیا نیٹ ورک کے ذریعے سے دنیا بھر میں موجود حاملین کتاب وسنت کو جوڑنے اور انہیں فعال نیٹ ورک میں پرونے کے لیے پلیٹ فارم مہیا ہوا۔ جس کی بدولت اب تک ویب سائٹ اور سوشل میڈیا نیٹ ورک کے دنیا بھر سے ہزاروں وزیٹر بن چکے ہیں۔ جو جماعتی خدمات سے آگاہی کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کا علم گھر بیٹھے حاصل کر رہے ہیں، الحمدللہ!

ویب سائٹ کی خدمات وخصوصیات

جماعتی جلسوں، اجتماعات واعلانات اور دیگر سرگرمیوں کی آڈیو، وڈیو اور تصاویر کی بروقت اشاعت۔

جماعتی رسالہ اور مضامین کی سرچ ایبل دستیابی، خطباتِ حرمین کی اردو میں فراہمی۔ ناظرین کے سوالات کے جوابات اور فتویٰ جات۔ آیات و احادیث کی دیدہ زیب گرافکس کے ساتھ اشاعت۔

ناظرین کی تعداد جاننے اور ان کے تاثرات درج کرنے کی سہولت۔ سوشل میڈیا کے ذریعے مربوط ٹیم کی تشکیل۔

جاری پروگرام

شعبہ نیوز: امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کے بیانات کے علاوہ جماعتی کارکنان کے بیانات شائع کرنا۔

شعبہ مضامین: مختلف حالات اور ایام کی مناسبت سے ہر روز دو سے تین اہم مضامین کی اشاعت۔

شعبہ رسائل ہفت روزہ اہل حدیث کے نئے شماروں کی اپ لوڈنگ کے ساتھ گزشتہ شماروں کی سہولت۔

شعبہ ویڈیوز: تلاوتِ قرآن مجید، حمد ونعت اور ترانے، جماعتی پروگراموں، اجلاسوں، کانفرنسز، مظاہروں اور علمائے کرام کی ویڈیوز فراہم کرنا۔

شعبہ تصاویر: دلکش اسلامک گرافکس کے ساتھ جماعتی سطح پر منعقد کی جانے والی کانفرنسز، اجلاس اور جماعتی سرگرمیوں کی تصاویر دینا۔

شعبہ خطبات: حرمین شریفین کے تازہ خطبات کے ساتھ ساتھ گزشتہ خطبات کی فراہمی

جماعتی احباب سے رابطہ: جماعتی سرگرمیوں سے آگاہی اور نت نئی تجاویز کیلئے کارکنان سے باقاعدہ رابطہ اور مشاورت۔

مستقبل کے پراجیکٹس

دنیا بھر میں بسنے والے لوگوں کے لیے آن لائن ناظرہ، حفظ اور ترجمہ کلاسز کا اہتمام۔

وفاق المدارس السلفیہ سے منظور شدہ درس نظامی آن لائن پڑھانے کا اہتمام، آن لائن فتویٰ سروس، ای میل نیوز لیٹر سروس، موبائل ایس ایم ایس سروس، نصاب وفاق المدارس کے آن لائن آڈیو وڈیو لیکچرز۔ اسلامی مواد پر مشتمل اہم کتب کی اپ لوڈنگ، جماعتی سطح پر شائع ہونے والے تمام شمارہ جات کی شمولیت، ویب ٹی وی۔

فہم سلف کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث وتحقیق کیلئے آزادانہ علمی، دعوتی اور اصلاحی فورم کی تشکیل۔

آپ اس کارِ خیر میں کیسے شریک ہو سکتے ہیں؟

جیسا کہ آپ نے جان لیا، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ دین کے سلسلے میں جماعتی سرگرمیوں کو دنیا بھر کے ہزاروں لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے، مگر یہ تمام کوششیں صحیح معنوں میں تبھی کامیاب ہو سکتی ہیں جب دنیا بھر میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے جماعتی احباب ہم سے زیادہ سے زیادہ تکنیکی تعاون کریں۔ احباب جماعت ویب سائٹ کے ممبر بن کر اس پر موجود مواد کو زیادہ سے زیادہ پروموٹ کر کے اشاعتِ خیر کے اس لامحدود سلسلے سے منسلک ہو جائیں۔ علمائے کرام خصوصاً اور جماعتی احباب عموماً مندرجہ ذیل آسان کام کر کے ثواب کے اس عظیم سلسلے کا حصہ بن سکتے ہیں۔

اپنے حلقے میں منعقد ہونے والے پروگراموں کی اطلاع اور اشتہارات فراہم کرنا تاکہ اس کی اطلاع انٹرنیٹ کے ذریعے ملک اور بیرون ملک جماعتی احباب تک فوراً پہنچائی جا سکے۔

دینی وفلاحی پروگرامز کی ریکارڈنگ کا خاص اہتمام کریں۔

پروگرام کی تصاویر، آڈیو یا ویڈیو تقاریر فراہم کریں تاکہ آپ کی کانفرنس جماعت کے وسیع حلقے تک پہنچائی جا سکے۔ مفید کتب، اہم مضامین اور منہج سلف پر دیے جانے والے فتاویٰ جات ہم تک پہنچائیں۔ دیگر مفید جماعتی سرگرمیوں کی اطلاع دیں، تاکہ ہم اپنے آفیشل پلیٹ فارم سے یوزرز کو اس سے آگاہ رکھ سکیں۔

میری ذمہ داری

- میں اپنے حلقے میں منعقد پروگرامز، اجلاس، خطبات، کانفرنسز، تبلیغی واصلاحی دروس کے اشتہارات بھیجنے اور پھر تصاویر اور ویڈیوز کی ریکارڈنگ کا خاص اہتمام کر کے پیغام سائبر ڈیپارٹمنٹ کو یہ ڈیٹا بروقت ضرور ارسال کرونگا۔
- مفید کتب، اہم مضامین اور قرآن وسنت کی روشنی میں لکھے جانے والے فتاویٰ بھیجنے کا خاص اہتمام کرونگا۔
- جماعتی آفیشل پلیٹ فارم سے جماعتی سرگرمیوں کی اطلاع ہزاروں قارئین تک پہنچانے کیلیے اپنے حلقہ کی تمام سرگرمیوں سے پیغام سائبر ٹیم کو آگاہی دیتا رہونگا۔

یاد رکھیے۔۔!! یہ بات مسلمہ ہے کہ اگر صرف چند درجن افراد ہی اس منصوبے میں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ چلنے کا عزم کر لیں تو انٹرنیٹ کے میدان میں قرآن وسنت کی دعوت کو بڑے پیمانے پر عام کیا جانا کچھ بعید نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی یہ کوششیں قبول فرمائے۔ آمین!

ویب سائٹ: www.ahlehadith.org
ٹویٹر: mjah106/twitter.com
ای میل: mjah106@gmail.com
فون نمبر: 042-37722876-77
کلیم حیدر: 92+3334687616
سائبر ڈیپارٹمنٹ مرکزی جمعیت اہل حدیث
106 راوی روڈ، لاہور۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی روداد

12 مئی 2014ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی زیر صدارت مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں 10:30 بجے دن منعقد ہوا۔ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری (رحیم یار خاں) نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب نے ابتدائی کلمات پیش کئے اور امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب سے درخواست کی کہ وہ اپنے افتتاحی کلمات سے کارروائی کا آغاز فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے مرکزی کابینہ اور ناظم اعلیٰ کی طرف سے تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ موسم کی شدت اور ناسازگاری کے باوجود کثیر تعداد میں تشریف لائے ہیں۔ ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے بھی اپنی طرف سے اراکین شوریٰ اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ دور دراز علاقوں کا سفر طے کر کے تشریف لائے ہیں۔ پورے پاکستان کے تمام اضلاع اور صوبوں سے اراکین شوریٰ کو اھلاً و سھلاً کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

ایجنڈا کے مطابق صوبائی تنظیموں کی رپورٹ سے قبل مرکز کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے جناب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ ہماری جماعت کتاب و سنت کی داعی اور اس کی دعوت صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے اطراف واکناف میں پہنچ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت نے پچھلے اس دور میں تنظیمی اور دعوتی حوالہ سے بہت سے پروگرام کئے ہیں۔ امیر محترم نے بلوچستان اور سندھ کا باقاعدہ دورہ کیا۔ نیز پنجاب میں بھی مختلف اضلاع کے دورے ہوئے۔ ہمارے اس تنظیمی و دعوتی پروگرام میں مولانا محمد نعیم بٹ، پروفیسر عبدالستار حامد، حافظ عبدالباسط شیخوپوری اور ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد بھی شریک سفر رہے۔ بحمداللہ سرگودھا، گوجرانوالہ، ساہیوال، ملتان اور بہاولنگر میں ڈویژنل کانفرنسیں بیحد کامیاب رہیں۔ انہی دنوں کے پی کے کا دورہ بھی ہوا، وہاں جماعتی امور بہترین انداز میں جاری ہیں۔ مئی کے آخری ہفتہ میں کراچی اور سندھ میں دو دن کا دورہ ہے۔ کوئٹہ بلوچستان کانفرنس میں امیر محترم بھی تشریف لے جائیں گے۔

ناظم اعلیٰ صاحب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پیغام T.V چینل روبترقی ہے، اس کی نشریات کو پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اور پوری دنیا میں اس سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ چینل کتاب وسنت اور حرمین شریفین کی دعوت کو عام کر رہا ہے۔ اس کے چیئرمین امام کعبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ ہیں۔ سوشل میڈیا میں بھی ہماری دعوت، پروگرام، مجلّہ ''اہل حدیث'' اور جماعتی خبریں آ رہی ہیں۔ مجلّہ ''اہل حدیث'' جو جماعت کا آرگن ہے ہر اعتبار سے بہتر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے اس کی توسیع اشاعت میں کام کیا ہے انہیں انعامات دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ریلیف کا کام بھی بہترین انداز میں ہو رہا ہے۔ گزشتہ سیلاب، قحط سالی اور بلوچستان میں زلزلہ کے دوران جماعت نے بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ چار ہزار خاندانوں کو خوراک اور دو ہزار مکانات تعمیر کروائے ہیں۔ اس سلسلہ میں سعودی عرب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس کا تعاون قابل صد تحسین ہے۔ ہم امیر محترم کے بیحد شکرگزار ہیں کہ وہ تمام جماعتی امور میں نگرانی اور رہنمائی فرماتے ہیں۔ سیاسی طور پر جماعتی پالیسیوں کی تحسین کی جاتی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ مرکز میں ملکی اور غیر ملکی شخصیات گاہے بگاہے تشریف لاتی ہیں۔ جامعۃ الامام کے مدیر سلمان ابا الخیل، سعودی سفیر، سعودی نائب وزیر اور ڈاکٹر الشیخ مشعل غامدی بھی مرکز تشریف لائے، ان کے اعزاز میں پروگرام ہوئے اور انہوں نے پیغام T.V کے کاموں کو سراہا۔ کئی ایک پروگراموں میں جناب لیاقت بلوچ، مولانا سمیع الحق، مولانا اعجاز احمد ہاشمی، قاری زوار بہادر، وزیر مذہبی امور اور جماعت کے اکابرین برابر شریک ہوتے رہے۔

پیغام TV کی نشریات تین سال سے اردو میں جاری ہیں۔ جون کے آخر میں پشتو نشریات کا افتتاح ہوگا۔ (ان شاء اللہ) آپ نے اہل حدیث یوتھ فورس اور تمام ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔

ناظم اعلیٰ صاحب نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے وزارت مذہبی امور کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے، ہم نے سعودی عرب میں حجاج کرام کیلئے رہائشوں اور کرایوں میں خاطر خواہ کمی کروائی ہے اور یہ سب جماعت کی کوشش ہے۔ حج اخراجات میں کم وبیش 52 ہزار روپے کی کمی ہوئی ہے۔ ہم سرکاری حوالہ سے ٹکٹ نہیں لیں گے بلکہ حاجیوں کی خدمت کریں گے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جماعت کی ترقی کا کریڈٹ جماعت اور امیر محترم کو جاتا ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ ناظم اعلیٰ صاحب کی رپورٹ بڑی جامع ہے۔ یہ مجلّہ ''اہل حدیث'' میں شائع ہوگی۔

مولانا محمد ابراہیم طارق ناظم اعلیٰ سندھ نے کہا کہ مرکز کی طرف سے ہمیں جو احکامات موصول ہوتے ہیں۔ امیر محترم، ناظم اعلیٰ صاحب اور مولانا ابوتراب علی محمد صاحب کے تعاون سے ہم ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جماعتی ذمہ داران نے سیلاب زدہ علاقوں میں سعودی عرب کے تعاون سے خوراک اور کپڑے تقسیم کئے۔ ایک ہزار مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ تھر، بدین، میرپور خاص، ٹنڈو الہیار، حیدرآباد اور کشمور وغیرہ میں ریلیف کا کام جاری ہے۔ کشمور میں تقریباً پانچ سو گھر تعمیر ہو چکے ہیں۔ تھر کے قحط زدہ علاقوں میں سیکڑوں کیمپ لگائے گئے اور اب بھی دو ہزار کے قریب مکانات زیر تعمیر ہیں۔ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم U.K اور شعبہ خدمت خلق کے ناظم حافظ شاہد امین کی طرف سے راشن، کپڑے اور نقدی بھی تقسیم کی گئی نیز میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے، اب بھی تعاون جاری ہے۔

سعید آباد کی مختلف مساجد میں پروگرام ہوئے۔ سندھ میں تنظیمی اور تبلیغی دورے کئے جس میں امیر سندھ مفتی محمد یوسف محمدی، ناظم اعلیٰ سندھ اور ذمہ داران شریک

ہوئے۔ مختلف اضلاع میں ڈویژنل کانفرنسیں بھی منعقد کیں۔ سندھ کے تمام اہم اضلاع میں جماعتی نظم قائم ہو چکا ہے اور پیغام T.V کی نشریات کئی اضلاع میں سنی جا رہی ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ ما شاء اللہ اچھی کارکردگی ہے۔ ناظم اعلیٰ صاحب کی رہنمائی میں کام جاری ہے۔ مولانا ابوتراب صاحب کو سندھ کی نگرانی کا کام سونپا گیا تھا۔ انہوں نے بلوچستان میں بھی کام کو بہت آگے بڑھایا ہے اور پیغام چینل کے حوالہ سے ان کا کام بہت اچھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید اخلاص عطا فرمائے۔ اس مقام پر جناب ناظم اعلیٰ مرکزیہ نے اسلام آباد کے پروگرام میں اسلام آباد اور راولپنڈی کی جماعتوں اور مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحب کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

نائب امیر بلوچستان نے امیر محترم اور مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہر ماہ جماعتی پروگرام ہوتے ہیں اور احباب جماعت کے ساتھ رابطے موجود ہیں۔ آواران اور دیگر اضلاع میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ 225 خاندانوں میں خیمے اور کمبل تقسیم کئے گئے۔ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برطانیہ اور خادم الحرمین الشریفین کے تعاون سے 1500 مکانات تعمیر ہوئے۔ اسی طرح چار ہزار گھروں میں راشن تقسیم ہوا۔ بلوچستان میں قرآن و حدیث کانفرنس ہوئی۔ کئی چھوٹے چھوٹے سردار بھی مسلک اہل حدیث سے وابستہ ہوئے ہیں۔ جون میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ تمام اراکین کو شرکت کی دعوت ہے۔

صوبہ گلگت بلتستان کی طرف سے مولانا محمد ابراہیم فضلی نے امیر محترم اور مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ دعوتی، تنظیمی اور رفاہی اعتبار سے جو کام ہو رہے ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ یاد رہے کہ ہمارے اس علاقہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے علاوہ اور کوئی اہل حدیث تنظیم قدم نہیں رکھ سکی۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم کا سایہ قائم رکھے۔ جب بھی یہاں اہل حدیث کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے، امیر محترم اسے ہر فورم پر اٹھاتے ہیں۔

تعلیمی اعتبار سے دارالعلوم بلتستان کی 77 برانچز سراپا عمل ہیں۔ یتیم خانہ بھی موجود ہے جس میں 650 یتامیٰ کی کفالت کی جا رہی ہے اور ساڑھے چھ ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

یہ ہمارے لئے اعزاز کی بات ہوگی کہ اگر امیر محترم اور ناظم اعلیٰ صاحب اس سال گلگت وبلتستان کا دورہ کریں۔ ماضی قریب میں امیر محترم ہمارے علاقے میں تشریف لائے تھے، ان کا دورہ بے حد کامیاب تھا۔ بلتستان میں پانچ فری ڈسپنسریاں اور 300 مساجد ہیں۔ صرف سکردو میں اہل حدیث کی 12 مساجد ہیں، ضلع دیامر میں دس مساجد ہیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ ان تمام ذمہ داران کا شکریہ۔ تمام ساتھیوں کا تعلق اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے قابل فخر سمجھتا ہوں۔ یہ لوگ کام کرنا جانتے ہیں انہوں نے شیعہ، نوربخشی اور دوسرے باطل فرق کے خلاف خوب کام کیا ہے۔ اب انہوں نے دورہ کی دعوت دی ہے۔ کافی پروگرام ہیں، کویٹہ اور سعودی عرب کے وزٹ کے درمیان اگر کوئی پروگرام ہوا تو میں شامل ہو سکوں گا۔ جون میں اگر مختصر پروگرام ہوا تو میں آجاؤں گا۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہے کہ اسلام آباد کے پروگرام میں مولانا فضلی صاحب اور محترم الشیخ الدوسری صاحب اور مکتب الدعوۃ کے ذمہ داران کا بیحد شکریہ کہ انہوں نے اس پروگرام کو اپنا سمجھا اور بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے صوبہ کے پی کے کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پشاور، ایبٹ آباد حویلیاں اور وادی نیلاں میں اداروں کے لئے زمین خریدی ہے۔ مختلف جماعتوں کے فورم میں ہماری مؤثر نمائندگی ہے۔ تعمیر مساجد کا کام مسلسل جاری ہے۔ امیر محترم، ناظم اعلیٰ صاحب اور مولانا محمد شریف چنگوانی صاحب کے بھرپور تعاون سے مساجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوا ہے۔ فوجی اپریشن کے دوران سوات میں جو مدرسہ گرایا گیا تھا وہ دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ صوبائی حکومت کے نظام وفاق المدارس اور رجسٹریشن میں بہتری آئی ہے۔ آئینی طور پر یہ جنگ جیتی ہے۔ این جی اوز کا کام ختم ہوا ہے۔ ہم نے تمام ذمہ داران کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ مرکز کے ذمہ داران کے دوروں میں ہم شریک رہے ہیں۔ مالاکنڈ، بٹ خیلہ اور پشاور کے پروگراموں میں مرکزی ذمہ داران شامل ہوئے۔ چترال میں جماعت کا کوئی مدرسہ نہیں تھا، اب وہاں 12 مساجد بن گئی ہیں اور قرآن مجید کے حلقہ جات بھی مصروف عمل ہیں۔ ضلع کوہاٹ میں مولانا معراج محمد خاں مسلسل کام کر رہے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں مدرسہ اور مسجد ہے۔ قاری محمد یوسف بلوچ کی زیر نگرانی کام ہو رہا ہے۔ توحید آباد میں مزید ایک مدرسہ اور مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

ایبٹ آباد میں مزید دو مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ مردان، نوشہرہ، سوات اور بونیر کے اضلاع نیز مالاکنڈ، بٹ خیلہ اور حویلیاں میں تبلیغی پروگرام اور اہم مقامات پر سیرت کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور مساجد تعمیر کی گئیں۔

نشتر ہال میں پروگرام ہوا اور تحفظ مدارس کانفرنس ہوئی۔ مہنگائی کے خلاف ریلی نکالی گئی۔ ٹانک، لکی مروت میں تنظیمی دورے ہوئے۔ رمضان شریف میں راشن اور عید پر گوشت تقسیم کیا گیا۔ حاجی گل زماں صاحب نے مدارس اور مساجد کے لئے بڑا کام کیا ہے۔ الشیخ محمد شریف چنگوانی کی طرف سے دس لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں باقی کام جماعت کی طرف سے ہوگا۔

مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے بڑی اچھی رپورٹ پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔

ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس نے صوبہ پنجاب کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے قائدین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ ڈیڑھ سال کے دوران کابینہ اور عاملہ کے 16 اجلاس ہوئے۔ شعبوں کے الگ الگ اجلاس بھی ہوئے۔ مولانا محمد ابرار ظہیر نے شعبہ نشرواشاعت میں اور حافظ محمد ظفر اللہ نے بہترین انداز میں کام کیا۔ شعبہ تبلیغ بھی مفتی کفایت اللہ صاحب کی نگرانی میں نہایت متحرک رہا۔ مرکزی خطباء اور مبلغین کے اجلاس میں تبلیغی انداز میں جماعتی کاز کو آگے بڑھانے کا عزم کیا۔ ڈویژنل سطح پر کامیاب کانفرنسیں ہوئیں۔ 10 اپریل 2014ء کو گوجرانوالہ میں بیداری ملت کانفرنس ہوئی اور آٹھ جید علماء کرام نے مرکزی جمعیت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ مدارس کے اساتذہ کرام کا اجلاس ہوا اور طلبہ کے تربیتی پروگرام جامعہ محمدیہ، جامعہ سلفیہ، مرکز اہل حدیث لاہور اور ضلع اوکاڑہ میں رکھے گئے۔ مختلف اضلاع میں کنونشن بھی نہایت کامیاب رہے۔ بیت المال پنجاب کے چیئرمین ملک محمد سلیمان اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریبات منعقد کیں۔ صوبہ بھر میں بہت سے تنظیمی اور تبلیغی دورے کئے۔ سید

عتیق الرحمٰن شاہ صاحب کی نگرانی میں مری میں پروگرام ہوا۔ ان تمام امور میں معاونین کرام کا شکریہ۔

امیر محترم نے تمام صوبوں بشمول آزاد کشمیر کے ذمہ داران کی رپورٹوں پر شکریہ ادا کیا اور کارکردگی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ امیر محترم نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قومی انتخابات کے موقع پر مرکزی مجلس شوریٰ نے مسلم لیگ (ن) کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ ہمیں توقع کے مطابق کوٹہ تو نہیں ملا پھر بھی کچھ نہ کچھ ضرور ملا۔ سٹینڈنگ کمیٹیوں کی چیئرمین شپ ملیں۔ آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اور پانی کے تنازعہ کی موجودگی میں بھارت سے یکطرفہ دوستی کی حمایت نہیں کر سکتے۔ ہم ملک میں سود پر جاری سکیموں کا قطعاً ساتھ نہیں دیں گے۔ قیام پاکستان کا مقصد اسلام کے سنہری اصولوں کا نفاذ تھا جب تک سود اور دوسری خرابیاں دور نہیں ہوتیں ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ بحمداللہ مرکزی جمعیت نے بہت سی منزلیں طے کی ہیں۔

شوریٰ کے گزشتہ اجلاس میں جو فیصلے ہوئے، بعض لوگوں نے ساتھ بھی دیا، کچھ نے مسلسل مخالفت جاری رکھی۔ شوریٰ کا فیصلہ تسلیم نہ کرنے والوں کے خلاف امیر محترم مشاورت کے بعد اقدام کریں گے۔

سید سبطین شاہ صاحب اور مولانا بنیامین عابد صاحب کے دوبارہ جماعت میں شمولیت پر سرگودھا کی جماعت، مولانا عبدالرشید حجازی صاحب اور دیگر معاونین کا شکرگزار ہوں۔

ہاؤس میں بہت سی قراردادیں پاس ہوئیں جو گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ حافظ ندیم صاحب نے پیغام ٹی وی کی کارکردگی رپورٹ پیش کی اور کہا کہ امیر محترم، ناظم اعلیٰ اور شیخ ابوتراب کے تعاون سے کام آگے بڑھ رہا ہے۔ T.V انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا جو ایک مشن کے طور پر کام کر رہی ہے۔ حافظ ندیم صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے ملاقات کی ہے، اب اپنے پروگرام ان کے ساتھ Share ہونگے اور ہمارے علماء کرام Peace T.V پر بھی اپنے پروگرام پیش کریں گے۔ نشریات کو ناظرین تک پہنچانے کے لئے ضلع کی سطح پر کام شروع کر رکھا ہے جو بحمداللہ کامیاب ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ضلعی، شہری اور تحصیلی انتخابات کی تاریخ 31 جولائی 2014ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ارکان شوریٰ کی آراء کے مطابق امیر محترم نے اعلان فرمایا کہ اس سال کے آخر میں اگر یہ الیکشن ہو جائے تو مرکزی انتخابات بھی اگلے سال ہو جائیں گے۔

دستوری ترمیم: دستور میں ترمیم کے طریق کار کے مطابق امیر محترم کے پاس نوٹس آیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جمہوری طریقہ اور جمہوری سوچ کے مطابق ان الفاظ میں ترمیم مرتب فرمائی ہے۔ ''اگر کسی ضلع، شہر یا تحصیل میں جماعتی اختلاف اور خلفشار کا اندیشہ ہو تو وہاں مرکزی امیر انتخابی بورڈ کے مشورہ سے نامزدگی کر سکتا ہے۔ جہاں لڑائی کا اندیشہ ہو وہاں نامزدگی کرنا ہوگی۔'' اس پر میاں محمود عباس، الشیخ محمد شریف چنگوانی، حافظ مقصود احمد، قاری سیف اللہ عابد، قاضی ریاض قدیر، زبیر مغل، مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا عبدالرشید حجازی اور عرفان اللہ ثنائی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

امیر محترم نے فرمایا کہ مولانا حجازی صاحب کی تجویز بھی قابل توجہ ہے کہ جہاں انتہائی ضرورت ہو اور وہ کچھ عرصہ کے لئے ہو۔ اس طرح کے الفاظ سے یہ ترمیم زیادہ بہتر ہے اگر یہ ہو جائے تو مرکزی امیر کو وقتی طور پر انتخابی بورڈ کے مشورہ سے اختیار دیا جائے۔'' تمام ہاؤس نے اس پر اتفاق کیا۔ امیر محترم نے یہ بھی فرمایا کہ درمیانی راستہ شامل کریں گے۔ جماعتی شوریٰ کو کہا جائے گا کہ بعض جگہوں پر غلط فہمیاں ہیں۔ نظم کا خیال بڑی اچھی بات ہے۔ حاجی عبدالرزاق صاحب ناظم مالیات نے مالیاتی امور کی رپورٹ پیش کی اور کہا کہ ہمیں جماعت کو اپنے وسائل مہیا کرنے چاہئیں۔ فنڈز کے سلسلہ میں سیالکوٹ پہلے نمبر پر ہے۔ کابینہ، عاملہ، شوریٰ کے ارکان اور مخیر حضرات اگر اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں تو مالیاتی امور میں بہتری آسکتی ہے۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ جماعت کی کارکردگی سب کے سامنے ہے۔ جماعت کا کام احباب جماعت کے تعاون سے چل رہا ہے۔ آپ سب کی یہ خواہش ہے کہ کام میں مزید تیزی آئے تو اس کے لئے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ جماعت کے پاس تنخواہوں کے لئے رقم نہیں ہوتی، ہم مستقل حل ڈھونڈنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ جماعت کے ساتھ تعاون پر مزید توجہ دیں تو کام بہتر انداز میں چلے گا۔ ان شاء اللہ۔ چنانچہ ہاؤس میں اجلاس شوریٰ کے حوالہ سے درج ذیل احباب نے تعاون فرمایا۔

حافظ شاہد امین صاحب ایک لاکھ روپیہ، فیصل افضل شیخ 50 ہزار روپے، حافظ سلمان اعظم صاحب 50 ہزار روپیہ، حافظ محمد یونس آزاد ایک لاکھ روپیہ، حافظ عبدالغفار سلفی صاحب ایک لاکھ روپیہ، حافظ عبدالرزاق گوجرانوالہ 50 ہزار روپے، ملک محمد سلیمان ایک لاکھ روپیہ، قاری حمزہ طور 10 ہزار روپے۔

حافظ محمد یٰسین طٰہٰ مینیجر نے ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ تین سال میں مجلّہ کی تعداد دگنی ہوگئی ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں پنجاب کے ذمہ داران اور شیخ علی محمد ابوتراب نے خصوصی دلچسپی لی۔ پھر جن احباب نے اس کی توسیع اشاعت میں مسلسل محنت کی ادارہ ان کا شکرگزار ہے۔ ان احباب کے اسماء گرامی ان کی مساعی کی ترتیب سے درج ذیل ہیں:

پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن صاحب، ملک محمد منیر اعوان صاحب سیالکوٹ، مولانا عرفان اللہ ثنائی صاحب، پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی صاحب گوجرانوالہ، الشیخ علی محمد ابوتراب، مولانا عطاء اللہ عزیز ملتان، مولانا محمد مشتاق فاروقی صاحب لاہور، حافظ عبدالحمید عامر صاحب جہلم، مولانا مبشر احمد مدنی صاحب لاہور، قاری ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری صاحب رحیم یار خاں، سردار اورنگ زیب صاحب حویلیاں اور محمد یٰسین طٰہٰ کو شیلڈز بھی دی گئیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ مجلّہ میں کافی بہتر تبدیلیاں آئی ہیں۔ تاہم اس کی اشاعت جماعت کے شایان شان نہیں، تمام احباب کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

علامہ زبیر احمد ظہیر صاحب نے کہا کہ آج کا اجلاس ہر اعتبار سے کامیاب اجلاس ہے، میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ وعدہ کیا کہ وہ پیغام چینل کے لئے اپنی مسجد کی طرف سے ہر سال دو لاکھ روپیہ دیا کریں گے۔ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں انہوں نے 25 پرچے جاری کروا لئے۔

امیر محترم اور جناب ناظم اعلیٰ نے تمام دوستوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور دعاء خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

یاد رہے کہ پاکستان کے تمام صوبوں بشمول آزاد کشمیر سے اراکین شوریٰ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

رپورٹ: حافظ محمد افضل

دشمنان دین پر بھاری.....امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ میں تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف

مدارس علوم نبوت کے محافظ اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں کے حقیقی امین ہیں، مدارس میں پڑھنے والے طلباء ہی اس معاشرے کا ایسا طبقہ ہیں جو عامۃ الناس کو دین سے جوڑے ہوئے ہیں۔ تمام ائمہ حدیث بھی انہی مدراس کے فاضلین میں شمار کئے جاتے ہیں جنہوں نے ایک ایک فرمان نبوت کی حفاظت کیلئے اور اسے بالکل صحیح اور اصل حالت میں امت تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک (تحریک استشراق ہو یا تحریک تحقیر حدیث، منکرین حدیث کی لغویات ہوں یا محدثین پر طعن وتشنیع) کا درست انداز میں تعاقب کیا ہے تو انہی جامعات اور مدارس کے فاضلین نے۔

امام بخاریؒ کا شمار بھی امت کے ان محسنین میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف دین اسلام کی حقانیت کو دنیا سے منوایا بلکہ اسلام کے خلاف برپا ہونے والے ہر فتنہ کی سرکوبی کی۔ اس دور کے تمام بڑے فتنوں (جہمیہ، جبریہ، قدریہ، معتزلہ، روافض وغیرہ) کے ہر سوال کا جواب سنت رسول ﷺ سے دیا۔ نبی کریم ﷺ کی ایک ایک حدیث کی بنیاد پر بے شمار مسائل کو اخذ واستنباط کی قوت سے حل کیا۔ اسی لئے امام صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اکیلے ہی دشمنان دین پر بھاری ثابت ہوئے۔ ان کی انہی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے اور حدیث رسول ﷺ کی اہمیت وضرورت سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کیلئے مدارس و جامعات کے تعلیمی سال کے اختتامی مہینوں میں تقریبات تکمیل بخاری شریف کا انعقاد کیا جاتا ہے، ہمارے شہر گوجرانوالہ میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

جماعت کی عظیم و قدیم علمی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گلشن آباد گوجرانوالہ میں مورخہ ۲۳ مئی کو بعد نماز عصر یہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی کی ساری قیادت تشریف فرما تھی، جبکہ خود امیر سٹی حضرت پروفیسر سعید کلیروی اس تقریب کے روح رواں تھے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی آخری حدیث پر انتہائی فاضلانہ، عالمانہ، محققانہ درس میں ارشاد فرمایا کہ ”ہر دور میں ہی ایک خاص ذہنیت کے لوگ کچھ خاص قسم کے لوگوں سے نفرت وعداوت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں، اس عداوت کی وجہ اس شخصیت کی ذاتی کمزوریاں نہیں بلکہ مخالفین کے نظریات کا منہ توڑ جواب ہوتا ہے۔ امام بخاریؒ وہ مظلوم انسان ہیں جنہوں نے اپنی ذات پر تو بڑے حملے سہہ لیے مگر فرمان رسول ﷺ کی حفاظت کا حق ادا کر دیا۔ اللہ کے ہاں بھی جناب امام کو وہ مقام حاصل ہوا کہ آپ کی محنت کو بقائے دوام حاصل ہو اور آپ کا نام آج بھی حدیث رسول کے مخالفین کیلئے کپکپی کا باعث ہے۔“

اسی تقریب کے حوالہ سے ۲۳ مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک ممتاز سکالر حافظ مسعود اظہر صاحب (خانیوال) نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعۃ المبارک کے بعد مہمان خصوصی کے اعزاز میں حاجی حسن محمود صاحب نے ظہرانہ دیا جس میں حافظ مسعود اظہر، پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی، بیرسٹر عثمان ابراہیم وزیر مملکت، اسلم ابراہیم، بشیر انصاری مدیر اعلیٰ ”اہل حدیث“، حاجی محمد زبیر و دیگر احباب شریک ہوئے۔ نماز عصر کے بعد تقریب کا آغاز قاری نعیم الرحمٰن کی تلاوت قرآن پاک اور مولانا فیصل محمود جانباز کی خوبصورت نظم کے بعد امام بخاریؒ کی سیرت کے حوالے سے حضرت حافظ محمد عباس انجم استاذ جامعہ ہذا نے آپ کی ذہانت و فطانت کے بارے میں بعض عاقبت نااندیش لوگوں کے اعتراضات کا جواب اس خوبصورت انداز میں دیا کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔ حضرت نے فرمایا کہ بعض بچوں کو قدرتی طور پر ذہنی صلاحیتیں عطا کی جاتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے خاص ملکہ سے نوازا ہوتا ہے، آج کے دور میں انکی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ ارفع کریم نامی بچی اور حارث نام کے بچے کی ذہنی صلاحیتوں کی شہرت اس وقت پوری دنیا میں موجود ہے، جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں اپنی ذہانت سے دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ امام صاحب نے اپنی ماں کی خواہش کے احترام اور اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے اللہ کی دی ہوئی صلاحیت سے اللہ کے دین کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا اور اس میں کامیاب رہے۔ گیارہ سال کی عمر میں امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے ملقب ہوئے اور قبولیت عامہ حاصل کی۔ آج پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ قرآن مجید کے بعد اگر اس روئے ارضی پر کوئی صحیح اور مستند تصنیف موجود ہے تو وہ فرمودات نبوت پر مشتمل یہی صحیح بخاری ہے۔

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ حضرت پروفیسر سعید کلیروی حفظہ اللہ نے درس حدیث جاری رکھتے ہوئے حدیث کی اہمیت اور ضرورت پر ایمان افروز گفتگو فرمائی اور کہا کہ ”حدیث کا انکار دراصل کتاب اللہ کا انکار ہے، حدیث کتاب اللہ کی محافظ ہے، جو لوگ حدیث کے غیر مستند ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں وہ دراصل انہی راویوں پر اعتراض کرتے ہیں جن کے ذریعے ہم تک قرآن پہنچا ہے۔ قوم نوح، فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کا سبب بھی حدیث نبی کا انکار ہی تھا۔ بعض نادان دوست امام بخاریؒ کی محنت کو تسلیم تو کرتے ہیں مگر کبھی کہتے ہیں کہ وہ فقیہ نہیں تھے اور کبھی یہ کہہ کر ان کی شان گھٹاتے ہیں کہ وہ کسی امام کے مقلد تھے، وغیرہ۔ انہیں چاہئے کہ وہ امام صاحب کی کتاب کا باریک بینی سے مطالعہ کریں۔ انہیں اسی کتاب میں انکی فقاہت وثقاہت اور ان کا مجتہد ہونا بھی واضح ہو جائے گا۔ آپ نے صحیح بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث اور باقی مجموعے پر انتہائی خوبصورت انداز میں گفتگو کرتے ہوئے اسے ایک جامع الکمالات کتاب ثابت کیا۔ تقریب حافظ افتخار الٰہی تنویر کی دعاء خیر پر اختتام پذیر ہوئی۔ تمام شرکاء کی پرتکلف ضیافت کی گئی۔

منجانب: محمد ابرار ظہیر ناظم نشر واشاعت پنجاب

تحصیل رحیم یار خاں تبلیغی ڈائری

زیر اہتمام: مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں

28 اپریل 2014ء کو قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے بعد نماز مغرب جامع مسجد الاسریٰ میں درس قرآن دیا۔

29 اپریل 2014ء بعد نماز مغرب مرزا افتخار بیگ نے محمدی مسجد اہل حدیث 103/P میں درس حدیث دیا۔

30 اپریل 2014ء بروز منگل بعد نماز مغرب تا رات گئے۔ مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) مسلم بازار رحیم یار خاں میں ”پیغام محمد ﷺ کانفرنس“ منعقد ہوئی۔

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی ضلعی سرپرست رحیم یار خان

زیر صدارت: جناب حافظ محمد عامر صدیقی امیر ضلع رحیم یار خاں

تلاوت کا اعزاز قاری اللہ دتہ نے حاصل کیا۔ نعت شریف: مولانا عبدالرؤف مرکز خان پور۔ مولانا ضیاء اللہ سلفی، مولانا حافظ محمد اسحٰق شاہد (کراچی)، حضرت مولانا حافظ محمد صہیب شاہد (کراچی) نے خطابات فرمائے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مرزا افتخار بیگ نے انجام دیئے۔ سامعین کیلئے ضیافت کا معقول انتظام تھا۔ محترم حضرت ثناء اللہ زاہدی صاحب کی دعا خیر پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

طالب الدعوات: ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان 0300-9679996

خوش الحان خطیب کی فوری ضرورت

جامع مسجد اہل حدیث شیخانوالی چونیاں کیلئے خوش الحان جید عالم کی ضرورت ہے۔ مستقل خطابت کیلئے جگہ خالی ہے۔ مشاہرہ معقول دیا جائے گا۔

المعلن: حاجی شیخ محمد سلیم ناظم مسجد چونیاں ضلع قصور

اخبار الجماعۃ

تقریب صحیح بخاری وتقسیم انعامات

مورخہ 8 جون 2014ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد بیت المکرم اہلحدیث عیدگاہ روڈ ظفروال میں تقریب صحیح بخاری وتقسیم انعامات زیر سرپرستی:۔ حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال منعقد ہورہی ہے۔ مقررین: فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم جامعہ سلفیہ فیصل آباد، فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف مدیر مرکز التربیۃ الاسلامیۃ فیصل آباد، حافظ محمد یوسف پسروری لاہور۔

نوٹ: امسال جامعہ حرمین سے چار طلباء نے درس نظامی اور تیرہ طلباء نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ہے۔

منجانب:۔ جامعہ حرمین ظفروال 0542-538028

پیغام ٹی وی کیلئے نمائندگان درکار ہیں

پنجاب بھر میں ''پیغام ٹی وی'' کی نشریات کو یقینی بنانے کیلئے ضلعی/تحصیلی/مقامی سطح پر نمائندگان درکار ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنے C.V مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ضلعی/تحصیلی امیر یا ناظم کی تصدیق اور تزکیہ کے ساتھ بنام وقار احمد اعوان ہیڈ ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی (پنجاب) 106 راوی روڈ لاہور ارسال کریں۔

منجانب:۔ آفس ڈسٹری بیوٹر پنجاب پیغام ٹی وی

ماہانہ درس قرآن

اہل حدیث یوتھ فورس و مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ درس قرآن مورخہ 18 مئی 2014 کو بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی اہل حدیث ٹول ٹیکس والی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حافظ احمد اللہ سلیم صدر A.Y.F نے کی جبکہ مہمان خصوصی میاں خالد سیف اللہ (امیر سٹی) تھے۔ A.Y.F ضلع قصور کے صدر لیاقت علی راشد صاحب نے اصلاح معاشرہ اور نوجوان طبقہ کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

(احسان الرحمان مغل پریس سیکرٹری)

تقریب تکمیل بخاری شریف

جامعہ محمدیہ للبنات اہل حدیث گندھیاں روڈ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں الحمدللہ 7 بچیوں کی بخاری شریف مکمل کرنے کے موقع پر تکمیل بخاری شریف کی سالانہ تقریب 22 جون 2014 بروز اتوار منعقد ہورہی ہے۔ جو بعد نماز مغرب تا رات گئے جاری رہے گی۔ تقریب کے مقررین میں شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد شریف فیصل آبادی اور مولانا قاری محمد حنیف ربانی ہوں گے۔

منجانب:۔ حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی 0301-4481583

دعائے صحت

اہل حدیث یوتھ فورس شمالی پنجاب کے صدر حافظ محمد عمران تبسم کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ ہسپتال سے گھر منتقل ہوچکی ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

منجانب:۔ عطاء الرحمن حقانی

توحید ورسالت کانفرنس، اسلام آباد

اسلام آباد:۔ پاکستان میں امن کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کا واحد راستہ یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو اصلی شکل میں نافذ کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے زیر اہتمام توحید ورسالت کانفرنس بمقام مرکز اہل حدیث اسلام آباد سترہ (17) مئی بروز ہفتہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔ کانفرنس سے پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی، حافظ عبدالستار حامد، مولانا عبدالرشید حجازی، مولانا اکبر اسد، ڈاکٹر صہیب حسن، مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد، ناظم محمد یوسف سلفی، ڈاکٹر طاہر محمود، سید عتیق الرحمن شاہ، جنرل سیکرٹری A.Y.F حافظ فیصل افضل شیخ، راشد شیخ اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس زیر سرپرستی علامہ عبدالعزیز حنیف سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد اور زیر نگرانی مولانا عبدالرؤف خطیب مرکز ہذا و نائب امیر اسلام آباد منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ پاکستان میں امن کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے ملک میں فوری طور پر قرآن وحدیث کی تعلیمات کو نافذ کرے۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان میں جب تک توحید ورسالت پر مبنی حقیقی اسلام نافذ نہیں کیا جاتا نہ تو پاکستان ترقی کرسکتا ہے اور نہ ہی یہاں امن قائم ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے سب سے پہلے توحید کی دعوت دی۔ نبی اکرم ﷺ سے حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ پاکستان میں توحید ورسالت پر مبنی نظام نافذ نہ کیا گیا تو پاکستان مزید افراتفری اور انتشار کا شکار ہوجائے گا۔

قرارداد نمبر 1: پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا گیا اور قیام پاکستان کے وقت ایک ہی نعرہ گونج رہا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ مگر بدقسمتی سے 67 سال پاکستان میں توحید الٰہی سے اغماض برتا گیا اور سرکاری سرپرستی میں شرک وبدعات کو فروغ دیا جاتا رہا اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے انحراف کیا جاتا رہا۔ جس سے پاکستان میں انتشار، بدامنی اور معاشی بحران بڑھتا چلا گیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ پاکستان میں امن کے قیام اور معیشت کے استحکام کا واحد فارمولا یہ ہے کہ پاکستان میں توحید الٰہی اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر مبنی نظام نافذ کیا جائے۔

قرارداد نمبر 2:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کی یہ عظیم الشان کانفرنس فلسطین، کشمیر، برما اور شام میں مظلوم مسلمانوں پر ظلم و تشدد اور بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے قتل عام کو رکوانے کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔ یہ اجتماع قرار دیتا ہے کہ حرمین شریفین دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے تحفظ کیلئے مسلمان اپنا سب کچھ قربان کرسکتے ہیں۔ یہ اجتماع حرمین شریفین اور سرزمین حجاز کے خلاف سازشوں کو امت میں انتشار پھیلانے کے مترادف سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی سازشوں کی سرکوبی کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔

ایم این اے سلفی (پریس سیکریٹری) 0300-5317158

اہلحدیث یوتھ فورس سرائے سدھو کا اجلاس

11 مئی 2014ء بروز اتوار بعد نماز ظہر اہلحدیث یوتھ فورس سرائے سدھو کا ایک اہم اجلاس مرکزی محمدی مسجد میں زیر صدارت محمد داؤد صدر A.Y.F تحصیل کبیر والا منعقد ہوا۔ طاہر مجید سٹیج سیکرٹری تھے۔ محمد عبداللہ اشرف کی تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ محمد اشرف حنیف خطیب سرائے سدھو نے افتتاحی کلمات پیش کئے۔ محمد داؤد انجم نے A.Y.F کی کارکردگی پیش کی۔ آخر میں عبدالستار ندیم نے دعا خیر کرائی۔

منجانب:۔ قاری محمد اشرف حنیف کبیر والا

ASF دسمتھل تحصیل ظفروال کا قیام

8 مئی جامع مسجد میں اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کا انتخابی اجلاس ہوا جس کی صدارت حافظ شفیع اللہ صدر A.Y.F تحصیل ظفروال نے کی۔ مہمانان خصوصی عبدالوحید بٹ، ڈاکٹر عبدالواحد اور حافظ واصف بٹ تھے۔ اجلاس میں مقصود احمد کو سرپرست اور محمد شکیل صدر، محمد ناصر جنرل سیکرٹری، محمد جمیل ناظم مالیات منتخب ہوئے۔

منجانب:۔ حکیم شاہد علی سیکرٹری A.Y.F تحصیل ظفروال

دعائے مغفرت

عبداللہ امجد کے والد ملک بشیر احمد کھوکھر انتقال فرما گئے۔ (انا اللہ وانا الیہ راجعون) ان کی نماز جنازہ 28 اپریل 2014 ان کے آبائی گاؤں ڈولوال دیپالپور میں 10 بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی نے پڑھائی نماز جنازہ میں علمائے کرام، سیاسی رہنما، کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

الداعی الخیر: عبداللہ امجد ناظم تحصیل پاکپتن

0345-7546213

گزشتہ دنوں اہل حدیث یوتھ فورس جھمرہ کے صدر فیض الاسلام قضائے الٰہی سے روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت محنتی اور مخلص کارکن تھے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین!

مرکزی صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ عمران تبسم اور حافظ منظور الٰہی سمیت دیگر رہنماؤں نے ان کے گھر جاکر لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

منجانب:۔ افتخار احمد فراز ضلعی صدر A.Y.F فیصل آباد

انتقال پرملال

شیخ الحدیث حافظ شفیق الرحمٰن لکھوی وفات پاگئے

27 مئی 2013ء:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے راہنما ممتاز عالم دین اور جامعہ ابی ہریرہ للبنات رینالہ خورد کے مہتمم شیخ الحدیث حافظ شفیق الرحمٰن لکھوی 90 سالہ کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں ان کے آبائی گاؤں 18 ون ایل رینالہ خورد اوکاڑہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم مولانا معین الدین لکھوی کے ماموں اور ذکی الرحمٰن لکھوی کے تایا تھے۔ مرکزی امیر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی نے حافظ شفیق الرحمٰن لکھوی کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

قاری نوید انجم کو صدمہ

قاری محمد نوید انجم خطیب میاں چنوں کے والد محترم چوہدری بشیر احمد گزشتہ دنوں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مرکزی جمعیت اہلحدیث کے دیرینہ کارکن تھے۔ وہ انتہائی نیک، صالح، پابند صوم وصلوٰۃ، علماء کرام کے قدردان تھے۔ ان کی نماز جنازہ سے قبل مولانا منظور احمد نے ان کی خدمات کے حوالے سے مختصر گفتگو کی۔ نماز جنازہ میں علاقہ کی معروف شخصیات، علماء وطلبہ اور شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین مرحوم کی مغفرت وبلندیٔ درجات کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

شریک غم:۔ عطاء الرحمٰن حقانی ناظم دفتر A.Y.F پاکستان

● پچھلے دنوں A.S.F لاہور کے رابطہ سیکرٹری محمد ابراہیم خان انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریکان غم:۔ حافظ صفوان احمد فاروقی ودیگر کارکنان A.S.F لاہور

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ENR#3246
SAUDIA REG
4139

IATA

تکبیر

ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اہلحدیث
حج گروپ

مکتب نمبر 20 (اولڈ منیٰ) مع صوفہ کم بیڈ

حج 2014

بہترین ہوٹل پیکیجز

بہترین سہولیات اور تجربہ کار سٹاف کے ساتھ

سنت کے مطابق حج کیلئے معلومات حاصل کریں

چیف ایگزیکٹو
محمد زبیر عقیل
فاضل مدینہ یونیورسٹی
ایم اے پنجاب یونیورسٹی
0300-8450426

ڈائریکٹر
محمد نواز ڈوگر
0300-4699430

شاور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور
042-37525001-2

مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

26 واں سالانہ دورہ تفسیر القرآن

حضرۃ الاستاذ الحافظ محمد الیاس الاثری حفظہ اللہ

بانی مرکز ھذا

تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں

آغاز 21 جون 2014

بروز ہفتہ

۲۲ شعبان ۱۴۳۵ھ سے ۲۷ رمضان تک

ان شاء اللہ العزیز

بیرون سے آنیوالے طلبہ کے جملہ حقوق بذمہ مرکز ہوں گے ان شاء اللہ

دورانیہ کلاس

قبل از رمضان	رمضان میں
صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک	صبح 8 بجے سے اذان ظہر تک

اختتام دورہ پر اسناد بھی جاری کی جائیں گی

الداعی الی الخیر: شعبہ نشر واشاعت مرکز ھذا

برائے رابطہ 0300,0321 7418458

11 جون 2014ء بروز بدھ ظہرانات (انشاء اللہ)

عُلماء ایم اے اسلامیات وعربی قراء حُفاظ کرام کی دستار بندی وتقسیم اسناد وفراغت پر

ادارہ مرکز التوحید (رجسٹرڈ) چوک چوراہٹہ ڈیرہ غازی خاں پاکستان قائم شدہ 1956ء

تکمیل صحیح بخاری شریف

محفل قرآن تبلیغی و اصلاحی

40 ویں سالانہ

قاری احسان الرحیم کلیم

حافظ عبدالستار احمد

حافظ عبدالکریم

عبدالمجید سلفی — عطاء اللہ — اسامہ عبدالکریم — جاوید اقبال — عثمان — عبدالرشید — عبدالمجید — عبدالقیوم — عبدالرؤف

قاری حمزہ — ابوبکر — محمد اسماعیل — عبدالرحمن — خالد محمود — قاری خبیب — ندیم احمد — محمد اقبال — عبدالرؤف

قاری محمد ادریس العاصم — عبداللہ ناصر رحمانی — سید سبطین شاہ نقوی

عبدالسلام — محمد ابراہیم بھٹی — طیب الرحمن یزدانی

حافظ عمر صدیق — قاری عمر یزدانی — اسماعیل محمدی

قاری سیف اللہ خالد — محمد یوسف پوری — بنیامین عابد اوکاڑوی

جناب فضل شیخ — ابوبکر سلطان — عبدالمنان راسخ

عبدالکریم — عبداللہ سجاد — عزیر البدر — محمد اسحاق — اللہ بخش — عبدالحفیظ — احسان الٰہی — امان اللہ — فہد نصیر

قاری کلیم اللہ — عبدالرحمن — عبدالقدیر — محمد اسحاق — طارق حمید — عبدالمجید — عبدالغفار — سلیم

0344-3694211.0334-6703126 ڈیرہ

اپیل: کمر توڑ مہنگائی کے حالات میں زکوٰۃ وصدقات عشر سے غریب مسافر طلباء کے خرچ خوراک اور رمضان المبارک کی سحری افطاری تقسیم میں حصہ لیں۔

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
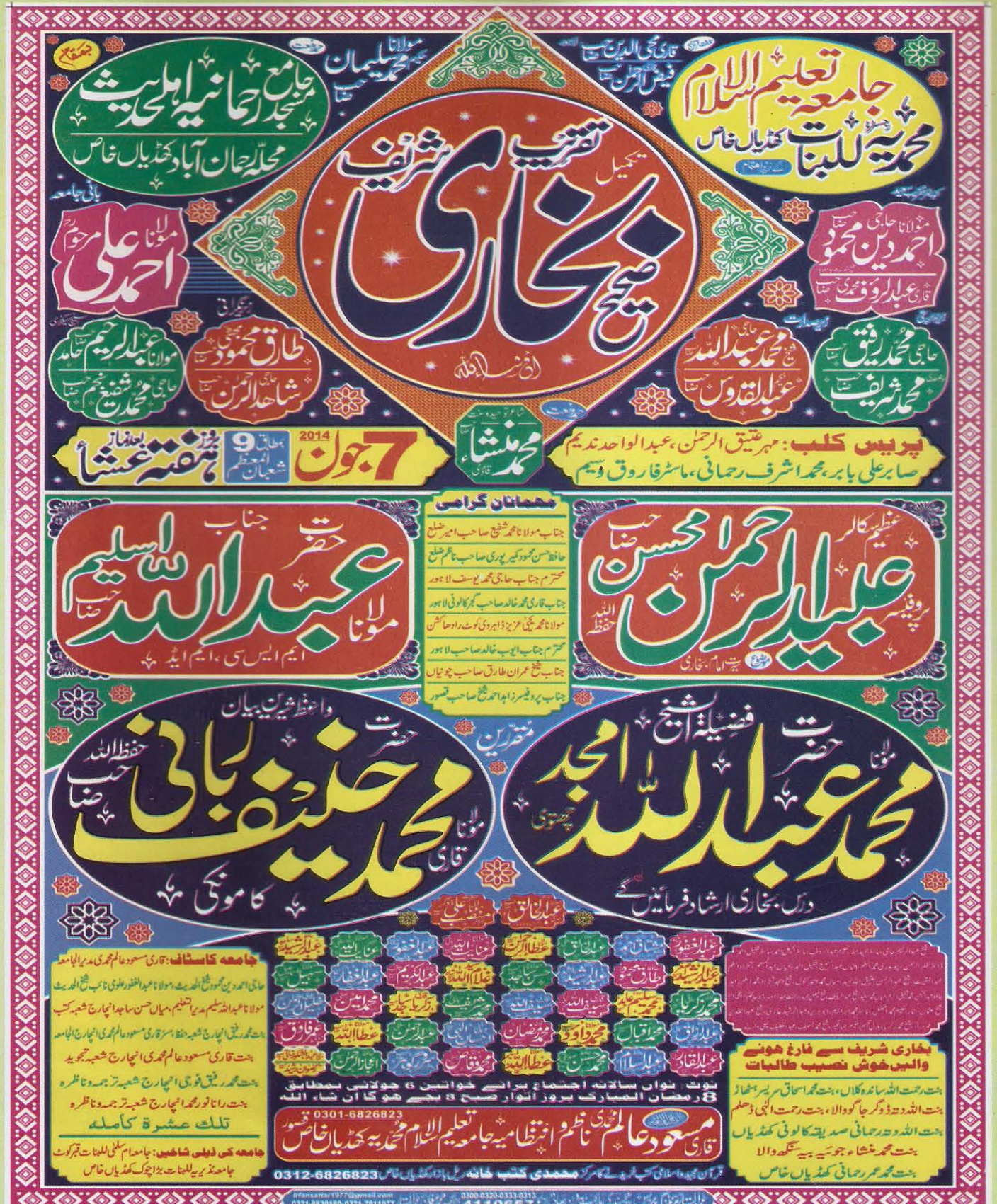
Paigham Tv: 042-37722876